ماہنامہ

الحقیقۃ

دسمبر 2006ء



حضرت خضر علیہ السلام سے بزرگان دین کی ملاقاتیں



انوار محبت

زائرین دیار حبیب کے نام

گستاخان خدا کا انجام



قائد اعظم کا نظریہ پاکستان ---- حکومت و اپوزیشن کا کردار

شیران اسلام کے نام

مفکر اسلام کا پیغام

یہودیت ---- ایک تجزیہ

حمد و نعت

خدا کے بعد خدا کے نبی کا نمبر ہے
خدا تو خالق کونین ہے وہ سرور ہے

خدا کا ثانی ہو ممکن نہیں خدا کا نبی
خدا کی عظمت یکتائی کا وہ مظہر ہے

خدا نے ان کو رؤف و رحیم فرمایا
یہ آئینہ صفات خدائے اکبر ہے

بزرگ و برتر خدا ہے سبھی خدائی سے
خدا کے بعد نبی ہی بزرگ و برتر ہے

خدا کی شان ہے، برہان ہے، خلیفہ ہے
خدا کا نور نبی جہاں کا محور ہے

تمام سودا رسول کریم کے در پہ
مگر رسول بھی اپنے خدا کے در پہ ہے

خدا کا فضل کہ ہم ہیں نبی کی امت میں
نبی کا شکر کہ دل میں ولائے داور ہے

خدا کو دو یہ صدقہ ہے ماہ طیبہ کا
جو قلب جلوۂ توحید سے منور ہے

خدا کریم، نبی بھی کریم ہے بیشک
ہمارے سر پہ یہ دہرے کرم کی چادر ہے

خدا کی حمد کا حق بیاں کیا ہو
نبی کی نعت ہی وہم و گماں سے برتر ہے

یہ حمد و نعت کا انداز کہتا ہے آسی
کہ تیرے شیخ کی نظر کرم برابر ہے

﴿حضور مظہر اسلام علیہ الرحمہ﴾

ماہنامہ الحقیقۃ

ذیقعدہ ۱۴۳۰ھ / نومبر 2009ء — جلد 7 — شمارہ 3

پروفیسر محمد حسین آسی

مجلس مشاورت

- صابر حسین شاہ
- صاحبزادہ نور السلطان
- علامہ رفاقت احمد
- ڈاکٹر محمد عزیز اقبال
- محمد ضیاء الدین
- حافظ اخلاق احمد

محمد اکبر چوہدری

محمد اکرام محمد عاصم

زر تعاون

پاکستان فی پرچہ -/15 روپے سالانہ

بذریعہ ڈاک -/150 فی پرچہ سالانہ چندہ

یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
امریکہ	1.5 ڈالر	15 ڈالر
مڈل ایسٹ	3 ریال	30 ریال

ہاشمی بک اینڈ کمپوزنگ سنٹر 0542-452997

رابطہ: صوفی محمد آصف نقشبندی 0542-451737

فہرست

پبلشر محمد عطاء الحق نے ... سے چھپوا کر مرکزی دفتر ماہنامہ ... فون 0542-451734 ... سے شائع کیا

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون

یونس ۶۲

کلمۃ الحقیقہ ترجمہ: سن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم **اداریہ**

قائداعظم کا نظریہ پاکستان

حکومت اسے پیش نظر رکھے

مدیر مسئول کے قلم سے

پاکستان کی موجودہ صورتحال بہت زیادہ پریشان کن ہے ہر طرف عریانی و فحاشی اور لادینی قوتوں کا زور ہے۔ اس کی تاریخ میں شاید ہی ایسے نازک لمحات کبھی آئے۔ پاکستان کا قیام اس دور میں قدرت کا ایک عظیم معجزہ ہے۔ یقیناً صد سالہ غلامی کی شب دیجور کے بعد اس کا حاصل کرنا کیلئے بحران کی ... ہے اگرچہ جیسے اسلام دشمن اور ہندو جیسے غدار سے بٹ لینا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ قائداعظم علیہ الرحمہ جن کی ان تھک کوششوں کی وجہ سے پاکستان بنا آپ سے کئی بار قیام پاکستان کا مقصد پوچھا گیا تو آپ کا جواب بہت واضح ہوتا تھا کہ اسلامی اقتدار اور اسلامی تہذیب کے تحفظ اور قرآنی دستور العمل کے نفاذ کیلئے۔ شاہی دربار سبی بلوچستان (۱۴ فروری ۱۹۴۸ء) میں فرمایا

"میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اسوہ حسنہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا فرمانے والے پیغمبر اسلام ﷺ نے ہمارے لئے بنایا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔"

ایک اور جگہ فرمایا:

"میں ان لوگوں کی بات نہیں سمجھ سکتا جو دیدہ و دانستہ اور شرارت سے یہ پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ پاکستان کا دستور شریعت کی بنیاد پر نہیں بنایا جائے گا۔ اسلام کے اصول عام زندگی میں آج بھی اسی طرح قابل اطلاق ہیں جس طرح تیرہ سو سال پہلے تھے۔"

آل انڈیا مسلم لیگ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء کے اجلاس میں آپ نے فرمایا

"میری زندگی کی واحد تمنا یہ ہے کہ مسلمانوں کو آزاد اور سربلند دیکھوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب مروں تو یہ یقین اور اطمینان لے کر مروں کہ میرا ضمیر اور میرا خدا گواہی دے رہا ہو کہ جناح نے اسلام سے خیانت اور غداری نہیں کی اور مسلمانوں کی آزادی، تنظیم

[illegible]

پہلے ہی وقت ہم کو صادق عاشق رسول پاکستان بنانے والے ہیں جب اسلام کی عظمت کی [illegible] تھے جب
کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے تحریک پاکستان کیلئے حکم دیا اور مجھے کامیابی کی ضمانت دی" یہ تھا قیام پاکستان کا مقصد آج اس عظیم
قائد کے پاک وطن میں کیا ہو رہا ہے۔ موجودہ حکمران اس پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنانے کے در پے ہیں اور اس کے مقصد قیام سے غافل [illegible]
ہیں۔ جس خطے سے قائد و اقبال نے [illegible] غلامی کی زنجیریں پہنائی جا رہی ہیں۔ [illegible] یہاں تک کہ [illegible]
[illegible] شاہ فیصل مسجد میں [illegible] جیسے [illegible] لوگوں کے کیلئے [illegible]
جب سے موجودہ حکمران ملک پر مسلط ہوئے، کسی کو کوئی جرات نہ ہو سکی جو کام موجودہ حکومت سر انجام دے رہی ہے۔

آج حقوق نسواں کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے کہ ہم نے عورتوں کے تحفظ کیلئے بل پاس کر لیا ہے اور یہ دعویٰ کہ شریعت کے مطابق ہے۔ ترمیم تو کی جانی چاہئے یہ اسلام سے کھلی بغاوت ہے۔ یہ بل پرویز مشرف اور اس کی پارٹی کو خوش کر سکتا ہے، مسلمانوں کو کیسے خوش کر سکتا ہے؟ جناب آپ کو تو مسلمانوں کی رضا مطلوب ہی نہیں، بش کی اطاعت ضروری ہے۔

اسلام نے عورت کو کیا مقام دیا ہے۔ بیٹی ہے تو والدین کی محبت و شفقت کا محور اور اگر بیوی ہے تو شوہر کے گھر کی ملکہ اور ماں کی حیثیت سے اس کو بلند ترین مقام عطا کیا گیا اور جنت میں اس کی رضا بھی شامل ہے۔ معاشی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کے باوجود وراثت میں اس کا حصہ مقرر ہے۔ اور وہ شوہر سے مہر وصول کرنے کی حقدار ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اسلام نے عورت کو معاشرے میں باوقار مقام عطا کیا کہ مغرب کی بے سہارا اور ہر طرح کی شفقت سے محروم عورت اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ ہمارے ہاں اس کو تحفظ کیا جا رہا ہے جس سے مغرب کی عورتیں بیزار ہو رہی ہیں۔ وہ اسلام قبول کرکے فخر محسوس کرتی ہیں اور دنیائے عالم کو پیغام دے رہی ہیں کہ دنیا والو اگر سکون چاہتے ہو تو اسلام قبول کرو جتنا تحفظ اسلام دیتا ہے، کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے۔ لیکن صد افسوس ہمارے حکمران ہمارے معاشرے کو اندھیروں کی طرف دھکیل رہے ہیں اور وہ لوگ قانون بنا رہے ہیں جنہیں اسلام کے نام ہی سے بیر ہے۔ اسی غیروں کی تہذیب کے متعلق حضرت اقبال نے فرمایا تھا

دیار مغرب میں رہنے والو خدا کی بستی دکاں نہیں
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو وہ زر کم عیار ہوگا
تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

آج جو ایم ایم اے ہے اس کا کردار بھی نہایت تاریک ہے، کبھی وہ کہتے ہیں کہ ہم استعفے دے رہے ہیں، کبھی کہہ رہے ہیں استعفوں سے کیا ہوگا۔ وہ صرف دولت کے پجاری ہیں انہیں کبھی بھی پاکستان سے کوئی ہمدردی نہیں رہی وہ قوم کو گمراہ کرنے کے در پے ہیں، ان کے بڑے بھی پاکستان کے مخالف رہے ہیں اور پاکستان کے خلاف ہی ہرزہ سرائیاں کرتے رہے ہیں اور یہ بھی ان کے سچے وارث ہیں، ان میں جو وزیراعظم بننے کے خواب دیکھ رہا ہے اس نے بے نظیر کے دور میں یہاں تک کہا تھا کہ "قیام پاکستان اس صدی کا سب سے بڑا فراڈ ہے" اتنی کھلی بغاوت اور

پھر پاکستان کی اسمبلی میں پہنچ کر بھی کئی حزبِ اختلاف میں ہیں۔ سادہ لوح عوام کو گمراہ کر رہے ہیں ان کے [illegible] گئے ہیں۔ [illegible] ان کا کوئی تعلق نہیں جلد ہی یہ سب لوگ ان شاء اللہ اپنے انجام کو پہنچیں گے [illegible] اب [illegible] کی بات ہے ان شاء اللہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہوں گے [illegible] جس نے بھی سرکارِ دو عالم ﷺ سے منہ پھیرا اس کا انجام کیا ہوا۔

پاکستان تو نبی کریم ﷺ کے غلاموں نے بنایا تھا اگر اس میں کوئی قانون اسلام کے خلاف پاس ہوتا ہے تو تکلیف بھی انہی کو ہوتی ہے۔ اور پریشان بھی وہی ہوتے ہیں۔ کیونکہ قربانیاں بھی انہوں نے دی ہیں اور حقیقت میں اس کے محافظ بھی یہی ہیں۔

آج پہلے پاکستان کا نعرہ بھی بلند کیا جا رہا ہے، حضور مفکر اسلام فرماتے ہیں

سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ بھی اک شیطانی نعرہ ہے
اس سے بھی ایمان مقدم ہے سرکار کی امت کو

سنو اس قائد کا فرمان جس نے پاکستان بنایا تھا۔

ایک بار کسی نے قائد اعظم سے پوچھا (اس کے ذہن میں یہی ہو گا کہ قائد اعظم اس کا جواب اپنے نظریے کی روشنی میں نہیں دے سکیں گے)

Mr. Jinnah are you not an Indian First.

(مسٹر جناح کیا تم پہلے ہندوستانی نہیں ہو)

قائد اعظم نے فرمایا

No doubt an Indian frist but a Muslim foremost.

بے شک میں ایک ہندوستانی پہلے ہوں مگر ایک مسلمان اس سے بھی پہلے

یہ تھا وہ عظیم قائد جس نے اسلام کو مقدم جانا اور ایک لمحے کیلئے بھی اسے فراموش نہ کیا۔ آج صرف کھوکھلے نعرے ہیں کہ ہم قائد و اقبال کے نظریے کے محافظ ہیں، حقیقت میں دشمن۔ آج اسلام دشمنوں کو خوش کیا جا رہا ہے۔ ہمارے بلوں کی منظوری انہی کے اشارۂ ابرو پر ہوتی ہے۔ نام کے مسلمان اندر سے غلامی غیروں کی، سنو قائد اعظم محمد علی جناح نے اجلاس عام پشاور ۲۰ نومبر ۱۹۴۵ء میں خطاب فرمایا۔

"ہمارا کوئی دوست نہیں ہے۔ نہ ہمیں انگریز پر بھروسہ ہے نہ ہندو بنیے پر ہم دونوں کے خلاف جنگ لڑیں گے خواہ وہ آپس میں متحد ہی کیوں نہ ہو جائیں"

جس سے قائد اعظم نے منع فرمایا تھا آج انہی سے محبت کی پینگیں چڑھائی جا رہی ہیں۔ ان شاء اللہ عنقریب حالات بدلنے والے ہیں۔ دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھے گی۔ نبی کریم ﷺ کے غلام پھر دنیا پر چھا جائیں گے

رہے گی سادہ کتاب کب تک کبھی تو آغازِ باب ہو گا
جنہوں نے بستی اجاڑ ڈالی کبھی تو ان کا حساب ہو گا

آخر میں حضور مفکر اسلام نے تحریک پاکستان کا پس منظر اور پیش منظر جو ۱۹۷۱ء کے طوفانی دور میں لکھا تھا۔ اسی کے چند شعر حاضر خدمت ہیں

مگر ہم نے تھی وہ روایتیں ہم سے ہو گیا اثر
لہو کے گوشہ خاموشوں میں وہ سو گیا اثر
ارض پہ تو چلی ، تجلی ابھی سورج نکلا تھا
شب دیجور کو صبح درخشاں سے بدلا تھا
کہاں گزرا جسے ہر دم کر کو مر ابھی ابھرا
مگر افسوس صد افسوس کہ اب تک بھی نہیں ابھرا
لقب ہے قائد اعظم نے جو گلشن سجایا تھا
تصور میں جو رنگ اس مہر درخشاں کا اٹھایا تھا
وہ حق و رنگ غالب ہو وا بچے دامن ظلمت سے
چمن و گلشن میں کوئی جا رہی ہے قوم غفلت سے
کوئی کہتی حالات سے اس قدر ہے دل ہے
کہتا ہے کہ اب سورج نکلا تحت مشرق ہے
کوئی کہتا ہے کہ گردوں کی سیاہی صاف کرتی ہے
ابھی تو مت اندھیرا ہے ابھی کچھ رات باقی ہے
کوئی کہتا ہے مشرق سرخ ہے جو صبح آنے کی
وہ اپنی گود میں خوش سویرا ساتھ لائے گی
اس شور و شغف میں اک آواز آتی ہے
جو اس طوفان یاس انگیز دل کو لبھاتی ہے
یہ کہتا ہے کہ مزار قائد اعظم نہ گھبراؤ
اندھیروں کے مقابل پھر منظم ہو کے ڈٹ جاؤ
خدائے پاک پر رکھو بھروسہ ہے وہی قادر
رسول پاک ہوں گے ہر قدم پر حامی و ناصر
بدلنے کو ہے اب پھر گردش ایام کی صورت
چمکنے کو ہے اب پھر ملت اسلام کی قسمت
یقین رکھو نہایت جلد ایسا وقت آئے گا
خدا کے نور رحمت سے زمانہ جگمگائے گا
خدا کے فضل سے ہر سمت جب عرفاں ضو ہوگی
وہ صبح نور ہی آئی ہماری صبح نو ہو گی

﴿شیرانِ اسلام کی سرگرمیاں﴾

[illegible] پاکستان مضطرب [illegible] ملک [illegible]
[illegible] پاکستان [illegible] سے [illegible] اسلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسلام [illegible] پاکستان [illegible]
[illegible] پاکستان [illegible]
[illegible] علماء و مشائخ [illegible]
[illegible] اسلام پاکستان [illegible] پاکستان [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] قومی یکجہتی تحریک کا اعلان کیا گیا ہے۔ [illegible] اہلسنت [illegible]
جس میں شیرانِ اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ نے [illegible] کی صدارت [illegible] مرکزی نائب امیر [illegible] صاحب نے کی۔ اجلاس میں
سرپرست اعلیٰ حضرت صاحبزادہ [illegible] صاحب نقشبندی [illegible] نے خصوصی شرکت فرمائی [illegible] سجادہ نشین [illegible] شریف حضرت [illegible]
صاحبزادہ [illegible] شاہ صاحب [illegible] نے خصوصی خطاب فرمایا۔ اجلاس میں ملک بھر سے [illegible] مجلس شوریٰ نے شرکت کی [illegible]
ہوئے [illegible] مرکزی [illegible] نے ترتیب [illegible] فرمایا ہے [illegible] کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں امید کرتا ہوں کہ ان پر مکمل عمل کر کے
متعلقہ [illegible] کے اراکین [illegible] بھرپور کردار ادا کریں گے۔

﴿قومی یکجہتی تحریک کے پروگرام﴾

پرچم کشائی کی تقریبات: 12 دسمبر 2006 تا 23 مارچ 2007 تک قومی یکجہتی کے لیے عوامی شعور بیدار کرنے اور جذبہ حب الوطنی پیدا کرنے کے لیے پاکستانی سبز ہلالی پرچم کی تقریبات بذریعہ پرچم کشائی تمام ضلعی و تحصیل ہیڈ کوارٹر پر کی جائیں گی۔ اس موقع پر زندگی کے تمام شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے محب وطن مسلمان بھائیوں کو دعوت دیں گے شہر کے اہم مقامات پر اس تقریب کا انعقاد کیا جائے گا علماء و مشائخ کو خصوصی طور پر مدعو کیا جائے گا: کہ ہر تقریب سے قومی یکجہتی کے لیے اتحادی حلف لیا جائے۔

بین الصوبائی علماء و مشائخ سیمینارز: چاروں صوبوں بشمول آزاد کشمیر کے ساتھ اظہار یکجہتی اور صوبائی ہم آہنگی کے لیے علماء و مشائخ اہلسنت کے بین الصوبائی علماء و مشائخ سیمینارز کا انعقاد کیا جائے گا۔ یہ سیمینارز اسلام آباد، کراچی، کوئٹہ، پشاور اور مظفرآباد میں ہوں گے اس سلسلے میں ابھی سے رابطے شروع کر دیے جائیں گے تاکہ سیمینارز کے موقع پر قومی یکجہتی کا اظہار کیا جا سکے۔

خطبات جمعۃ المبارک: عوامی سطح پر امن محبت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے اور ان میں یکجہتی کے ساتھ ساتھ اسلام سے والہانہ محبت و عقیدت کا پیغام عام کرنے کے لیے شیرانِ اسلام پاکستان کے مرکزی و صوبائی قائدین جامع مساجد میں خطبات جمعۃ المبارک دیں گے اس سلسلے میں اپنے اپنے

اصلاحی و علاقہ جات میں مساجد کمیٹیوں و علماء کرام سے رابطہ کر کے خطبہ جمعہ کا اہتمام کریں گے اس کے لیے خطبہ جمعہ بھیجا جائے گا مرکزی و صوبائی قائدین سے بھی رابطہ رہے گا اور پروگرام ترتیب دیں گے

تنظیم اور مرابطے: قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے مرکزی و صوبائی قائدین اور اضلاع کے عہدیداران قومی اخبارات کے چیف ایڈیٹرز، ٹی وی چینلز کے والی ڈائریکٹرز، ڈسٹرکٹ بار کے صدور و سیاسی شخصیات کو اپنے مرابطے کے دوران قومی یکجہتی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کی اپیل کریں گے۔

قومی یکجہتی کارواں۔ (اسلام آباد تا صادق آباد) 17 مارچ تا 22 مارچ 2007۔ وطن عزیز میں قومی یکجہتی کا شعور بیدار کرنے کے لیے 17 تا 22 مارچ اسلام آباد تا صادق آباد قومی یکجہتی کارواں چلایا جائے گا اسلام آباد سے شروع ہو کر یہ کارواں صادق آباد تک پہنچے گا۔ جس میں کارواں کی سہولیات و دیگر ہدایات ہوں گی اس کارواں میں مرکزی و صوبائی قائدین کے علاوہ متعلقہ اضلاع کے عہدیداران ہوں گے اس سلسلہ میں امور (شیڈول) کا نگران برادر رضا مصطفےٰ صاحب (سیالکوٹ) کو مقرر کیا گیا ہے۔ کارواں کے دوران مختلف مقامات پر علماء و مشائخ سے خصوصی ملاقاتیں کی جائیں گی اور تحریک پاکستان کے کارکنوں اور علماء کرام کے مزارات پر حاضری دی جائے گی اور یوم شہداء کی تقریبات منعقد کی جائیں گی کارواں کی آمد پر استقبالیہ تقریبات کا خصوصی اہتمام کیا جائے گا جس میں میڈیا کو بھی خصوصی طور پر مدعو کیا جائے گا کثیر تعداد میں زندگی کے تمام شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے ابھی سے تیاریاں کریں گے۔

نیو ایئر نائٹ (سال نو 2007) سے سال 2007 کے آغاز پر 31 دسمبر کو رات گئے ہونے والی ثقافتی بے ہودگی کے خلاف مظاہرہ کریں اور قرآن و سنت کے مطابق زندگیاں گزارنے کا عہد کریں گے اس موقع پر ملکی سلامتی، اسلام اور اتحاد کا اعادہ کیا جائے۔ قومی یکجہتی اور نظام مصطفےٰ کے عملی نفاذ کے لیے خصوصی دعائیں کی جائیں گی اس کے علاوہ اخبارات کے ذریعے ارباب اقتدار سے مطالبہ کیا جائے گا کہ نیو ایئر نائٹ کے موقع پر فحاشی و عریانی کی تقریبات پر پابندی عائد کی جائے۔

عید الاضحی: بانی شیران اسلام محسن ملت مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی، فکری، نظریاتی اور روحانی مشن کا مرکز عظیم الشان تحقیق روحانی اسلامک یونیورسٹی شکر گڑھ ضلع نارووال جو کہ زیر تعمیر ہے اس کی تعمیر و ترقی کے لیے اپنے قربانی کے جانوروں کی کھالیں یا ان کی رقم جمع کروا کر رسید حاصل کریں گے

یوم یکجہتی کشمیر (05 فروری): مظلوم کشمیری بھائیوں سے اظہار یکجہتی کے لیے 05 فروری کو دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی یوم یکجہتی کشمیر منایا جاتا ہے اس سلسلہ میں شیران اسلام پاکستان ریلیاں، جلوس و سیمینارز منعقد کر کے اپنے کشمیری بھائیوں سے اظہار یکجہتی کریں گے لہٰذا اپنے اپنے علاقوں میں پروگرام ترتیب دیں گے۔ اپنے پروگرامات میں مرکزی و صوبائی قائدین کی شرکت اور خصوصی خطابات کروائیں گے۔

صفہ کلاس: کارکنان شیران اسلام کی مذہبی، علمی، فکری، نظریاتی اور روحانی تربیت کے لئے مستقل بنیادوں پر صفہ کلاس کے نام پر تربیتی ورکشاپ منعقد کی جائیں گی اس سلسلہ میں پہلی دو روزہ صفہ کلاس 30 اور 31 دسمبر 2006 بروز ہفتہ اور اتوار آستانہ عالیہ فاتحیہ علی پور سیداں شریف ضلع نارووال میں منعقد ہوگی اس کے انتظامات کے لئے درج ذیل 5 تنظیمی عہدیداران کی ذمہ داری لگائی گئی ہے جن میں برادر نعیم الرحمن، برادر عارف علی مجاہد، برادر انجنیئر رسول چوہدری، برادر ڈاکٹر ظفر علی منہاس، برادر عرفان احمد باجوہ شامل ہیں۔

لٹریچر، اسٹکرز، کلینڈر اور پرچم: الحمد للہ شیران اسلام پاکستان کے نصب العین کا عکاس اور اس کی سربلندی کا شاہکار خوبصورت دیدہ زیب پرچم کو حتمی شکل دے دی گئی ہے عنقریب بانی تحریک حضور مفکر اسلام رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر تقریب پرچم کشائی کا انعقاد کیا جائے گا۔ اسی طرح مقدس مشن کے فروغ کے لئے وافر مقدار میں نئے انداز میں خوبصورت تعارفی لٹریچر و اسٹکرز تیار ہو چکے ہیں جبکہ سال نو کا دیدہ زیب تنظیمی کلینڈر اور بیج وغیرہ تیاری کے مراحل میں ہیں اس سلسلہ میں نگران مکتبہ شیران اسلام محمد حسن محمود حسینی C/O چوہدری غلام عباس چوہدری پی سی او اڈا کنگن قصور پورہ امین پارک سٹاپ آؤٹ سائیڈ بند روڈ لاہور۔

نوٹ: سال نو کا کلینڈر جو کہ رعایتی قیمت پر مہیا کیا جائے گا اس کا آرڈر دس دسمبر تک دیں۔

درس قرآن: ماہانہ درس قرآن کے عمل کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس سلسلہ میں راولپنڈی، اسلام آباد، لاہور، سیالکوٹ اور نارووال کو خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں اس کا باقاعدہ نصاب مرکزی امیر محترم شجاعت علی مجاہد صاحب کی جانب سے ترتیب دیا جا چکا ہے مرکز کی طرف سے جلد از جلد روانہ کیا جائے گا درس قرآن کے خصوصی لیکچرز کے لئے مرکزی نائب ناظم اعلیٰ پروفیسر علامہ حیدر علوی صاحب (راولپنڈی) کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔

ماہنامہ مجلہ التحقیقہ: شیران اسلام کا تنظیمی آرگن مجلہ التحقیقہ کی ترویج و اشاعت اور سالانہ خریداری مہم کے سلسلہ مرکزی دفتر التحقیقہ نقش لاثانی میں رابطہ کریں 0542-453166،0300-7766223

رکنیت سازی: رمضان المبارک سے جاری حی علی الفلاح مہم کے ذریعے رکنیت سازی کے عمل کو جاری رکھنے کا عزم کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مرکز کی جانب سے رکنیت فارم آپ کو روانہ کئے جائیں گے اس مقصد کے لئے صوبائی ناظم اعلیٰ برادر علی اصغر چوہدری سے درج ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔ برادر علی اصغر چوہدری مسلم انشورنس کمپنی لمیٹڈ B-123 پیپلز کالونی نمبر 1 ڈی گراؤنڈ فیصل آباد۔

پنجاب عاملہ کا اجلاس: صوبہ پنجاب کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت صوبائی امیر برادر محمد عاصم محمود صاحب ایڈووکیٹ 22 جنوری 2007 بروز اتوار 11 بجے دن فیصل آباد میں منعقد ہوگا اس اجلاس میں ڈویژن، اضلاع تحصیل امراء و ناظمین اعلیٰ شرکت کے پابند ہوں گے اس سے قبل صوبائی امیر و ناظم اعلیٰ صوبائی مجلس شوریٰ کے 40 ارکان کی نامزدگی مکمل کر کے ان کی شرکت کو بھی یقینی بنائیں اس اجلاس کا ایجنڈا، مقام اور شیڈول صوبائی ناظم اعلیٰ برادر علی اصغر چوہدری جاری کریں گے۔

شہزادہ علی پور سیداں شریف کی شیران اسلام میں شمولیت

(مرکزی چیف آرگنائزر مقرر)

الحمد للہ بانی تحریک حضور مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی رحمتہ اللہ علیہ کے مرشد کریم رحمتہ اللہ علیہ کے شہزادے آستانہ عالیہ لاثانیہ علی پور سیداں شریف کے سجادہ نشین پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ سید کرامت علی حسین شاہ صاحب مدظلہ کے برادر مکرم حضرت صاحبزادہ سید شجاعت علی حسین شاہ صاحب مدظلہ نے ہزاروں مریدین کے ہمراہ شیران اسلام میں شمولیت کا اعلان فرما دیا ہے۔ اس موقع پر حضرت صاحبزادہ صاحب کو شیران اسلام کا مرکزی چیف آرگنائزر مقرر کیا گیا ہے لہذا مبارکباد اور رابطہ کے لئے فون نمبرز 300-6144974 خط و کتابت کے لئے آستانہ عالیہ لاثانیہ علی پور سیداں شریف ضلع نارووال۔

اتحاد ملت کی ضرورت

قسط: 3

دو بنیادی عقیدے

[illegible]

عقیدہ توحید — عقیدہ رسالت

[illegible]

... [illegible] ... ہر دور میں خدا کو نبی و رسول کے [illegible] ... علیہ السلام کے قریب ... خدا کا مقرب ... قوموں پر عذاب کیوں آیا ... شرک و کفر و فسق و فجور میں ... قوموں کو سمجھانے کیلئے خدا کی طرف سے نبی اور رسول ... اپنی ... معجزات و تصرفات سے بگڑی ہوئی قوموں کو توحید کا سبق ... کفار ... [illegible] ... قہر و غضب ... عذاب میں گرفتار ہوئے اور جو لوگ ... رسالت کا دامن تھامے رہے وہ دونوں جہان کی کامیابی سے ... [illegible]

[illegible]

اب [illegible] ت قرآن [illegible] کی جو حد بیان [illegible]

ہی نہیں [illegible] ہے بلکہ [illegible] کے بعد ابدی سعادت کا مقدر بنتا قرار دیا گیا ہے۔ دیکھئے قرآن کا فیصلہ

[illegible] ایمان کی [illegible]

انا ارسلنک شاھدا ومبشرا ونذیرا لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ

واصیلا O (فتح ۸، ۹)

[illegible]

[illegible]

رسول کی تعظیم و توقیر [illegible] (کنز الایمان)

<u>محبت رسول علیہ السلام</u>: [illegible]

[illegible] محبت [illegible]

[illegible] ﷺ کی اطاعت [illegible] ﷺ

[illegible] ﷺ کی محبت نہیں تو ایمان نہیں [illegible]

[illegible] بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ یہ محبت تمام رشتہ داروں،

دوستوں، عزیزوں بلکہ تمام انسانوں کی محبت سے زیادہ ہونی چاہئے۔ [illegible] تحقیق [illegible] ارشاد قرآنی

لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم

او اخوانھم او عشیرتھم ط (المجادلہ ۲۲)

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ (کنز الایمان)

حدیث پاک کی وضاحت پیش کی جاتی ہے۔

"لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین" (متفق علیہ)

ترجمہ: (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا) تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ اولاد بلکہ سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

کس قدر دو ٹوک انداز ہے کہ ایمان محبت کے بغیر محض دعویٰ ہے۔ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

<u>ادب اور بے ادبی کا نتیجہ</u>   اب دیکھئے ادب کا فائدہ

ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی ط لھم مغفرۃ

واجر عظیم O (الحجرات... ۳)

ترجمہ: بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس، وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا ہے۔ ان کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (کنز الایمان)

اور اسی کے اوپر کی آیت میں "بے ادبی" کا بدلہ بیان کیا گیا ہے۔ اسے بھی ملاحظہ فرمائیے!

یاایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان

ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ۞ (الحجرات ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو (کنزالایمان)

سب سے بڑا ظلم محبت رسول اور ادب رسول (ﷺ) کی اہمیت [illegible] ان تعریفات کے باوجود بد لوگوں نے محبت رسول ﷺ [illegible] ظلم یہ کیا کہ [illegible] کی محبت اور ادب [illegible] دشمنی کی [illegible] اور ادب کی [illegible] جیسے دن رات ایک ہو [illegible] قرآن [illegible] اور احادیث کی روشنی میں حضور ﷺ کی محبت اور ادب ہی کو [illegible] ایمان و اسلام کا معیار [illegible] یعنی پوری امت [illegible] ذہن نشین کرلے کہ جس کے دل میں حضور پرنور ﷺ کی محبت سب محبتوں سے زیادہ نہیں وہ مومن نہیں اور جو حضور پرنور ﷺ کے ادب سے محروم ہے اس کے تمام اعمال بے کار ہیں اور بے ادبی اس کے مرتد ہونے کی دلیل ہے (یعنی اعمال کا ضائع ہونا اسی صورت میں متصور ہے جب وہ دائرہ ایمان سے نکل جائے)

[illegible] لوگ اگر یہ [illegible] ہیں کہ مثلاً زید کو آپ سے [illegible] محبت ہے یا نہیں تو اس کے انداز گفتگو سے [illegible] محبت اور بے ادبی [illegible] تقریر یا تحریر سے معلوم ہو جاتا ہے [illegible] بغض اور بے ادبی کا [illegible] آپ کے باپ کے بارے میں [illegible] کے بارے میں گفتگو کرتا ہو تو آپ [illegible] اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ گفتگو کرنے والا ان کا محب ہے [illegible] ان کا دشمن، بد خواہ اور بے ادب ہے۔ اگر یہ حقیقت آپ کے ذہن نشین ہو گئی تو پھر سوچیے حضور پرنور ﷺ کے بارے میں بھی محب و مبغض (بغض رکھنے والا) اور مؤدب و بے ادب کا پتا بھی [illegible] سے چل سکتا ہے۔ اس موقع پر اگر آپ [illegible] نبی کریم ﷺ کے سچے غلام ہیں تو یقیناً آپ کسی کے طرز گفتگو سے اس کے مؤدب یا بے ادب یعنی مومن و منافق ہونے کا پتا چلا سکتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کوئی مصلحت [illegible] آجائے اور آپ اپنے ضمیر کے تقاضے پر پردہ [illegible] ورنہ جب کسی کی بات چیت سے آپ اپنے والد کے بارے میں خیر خواہ یا بد خواہ ہونے کا اندازہ لگا سکتے ہیں تو آپ نبی کریم ﷺ کے دشمن یا گستاخ کو کیوں معلوم نہیں کر سکتے۔

توحید کا لیبل: یہ ایک واضح حقیقت تھی مگر بد لوگوں نے ایک شرارت اور مکاری سے اس کو چھپا لیا اور اپنی گستاخی اور بے ادبی پر "توحید" کا لیبل لگا دیا۔ اب مخالف کی ساری ہرزہ سرائی آپ کو معلوم نہ ہو اس لیے گوارا ہو گئی کہ وہ در اصل توحید کی حفاظت کے لیے کر رہا ہے۔ اور یوں آپ کے اندر یہ تصور مضبوط ہوتا گیا کہ توحید مضبوط کرنے کے لیے اللہ والوں کی خصوصاً حضور ﷺ کی بے ادبی ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ جان بوجھ کر آپ نے اپنے دشمن کو بلکہ حضور پرنور ﷺ کے دشمن کو پہچاننا اور اس سے بچنا ضروری نہ سمجھا، بلکہ اس کی دشمنی، بے ادبی اور وہی تباہی خرافات کو توحید کا تقاضا جان کر خود بھی اس بدبختی میں اس کے شریک ہو گئے۔ ہاں ہاں آج تک جو کافر ہوا وہ بھی نبی علیہ السلام کو نہ پہچاننے کی وجہ سے ہوا اور جو منافق ہوا وہ بھی اسی بنا پر۔ اگر ایک سچے مسلمان کی طرح آپ کا یہ عقیدہ بھی مضبوط ہوتا کہ نبی کی گستاخی اور بے ادبی بہر حال کفر ہے اور اس کا ارتکاب توحید کے نام پر کرنا شیطنت ہے۔ میں نے عرض کیا ہے

جو خدا کا ہے عدو، کافر ہے وہ

جو نبی ﷺ کا ہے عدو شیطان ہے

یار لوگوں نے مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول ﷺ اور تعظیم رسول ﷺ نکالی اور اس کا نام توحید رکھا، پھر جو قوم زیر تربیت آئی تھی وہ فضائل رسول ﷺ کا انکار کرتے کرتے یہاں تک پہنچ گئی کہ جو کسی نے حضور پرنور ﷺ کی فضیلت کسی بھی حدیث سے بیان کی اس نے جھٹ نعرہ لگایا "ضعیف" حتیٰ کہ قرآن پاک کا نام لیے بغیر قرآن پاک کی بیان کی ہوئی کوئی فضیلت بھی بیان کر دی تو صاف انکار کر بیٹھے بلکہ قرآن پاک

[illegible]

حدیث [illegible]

[illegible]

تیرے [illegible] اسلام [illegible]

[illegible]

ایک مولوی صاحب یہ اسلامی جمعیت طلبہ کا اجتماع تھا۔ [illegible] ایک مولوی صاحب سے [illegible]۔ تفصیل یہ ہے کہ ملازمت کے دوران گورنمنٹ [illegible] سکول [illegible] سے میرا تبادلہ ۱۹۶۳ میں گورنمنٹ ہائی سکول چک D N B/ا تحصیل منڈی یزمان ضلع بہاولپور میں ہو گیا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب [illegible] تھے اور عابد و زاہد بھی۔ [illegible] ملاقات ہوئی تو میرا عقیدہ دریافت کرنے کے لیے انہوں نے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ [illegible] سکول کے عربی استاد بھی آ گئے۔ [illegible] جواب پر [illegible] کرتے ہوئے [illegible]

"قاری محمد طیب صاحب نے کیا خوب لکھا ہے کہ [illegible] تبلیغ اسلام کی خاطر کسی کی [illegible] صفحات پر مشتمل کتاب میں سے ایک دو فقرے نکال لیتے ہیں اور اس پر کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں"۔ میں نے جواب عرض کیا [illegible] قاری صاحب کا یہی معیار ہو گا مگر اللہ نے ہمیں یہ معیار نہیں بتایا۔ اس نے وضاحت سے فرمایا ہے کہ

یاایھا الذین امنوا ... لاتشعرون (الحجرات:۲)

(یہ پوری آیت اور اس کا ترجمہ گزشتہ صفحات میں دیکھیں)

[illegible]

... ہے، یہ لوگ حضور پرنور ﷺ کی شان اقدس کے خلاف بہت جری واقع ہوئے ہیں۔ میں نے کہا ... حضور پرنور ﷺ کے دور میں الفاظ کی ... [illegible] ...

پرنور ﷺ اگرچہ ... [illegible] ... ہوتا تھا، پھر بھی بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ... [illegible] ... کی توجہ ... تو حضور ﷺ سے عرض کرتے راعنا یا رسول اللہ (یعنی یا رسول اللہ ہماری رعایت فرمایئے۔) یہودی منافق جو اس مجلس میں ہوتے ... [illegible] ... راعنا (اے ہمارے چرواہے) بنا دیتے اور یوں توہین کے ناپاک جذبے کی تسکین کر لیتے۔ اللہ کریم نے اس کا سد باب یوں کیا راعنا کہنے پر ہی پابندی لگا دی اور حکم دیا کہ انظرنا یا رسول اللہ (ہم پر نظر رکھئے یا رسول اللہ) کہو۔ ارشاد عالی یوں ہے

"یا یها الذین امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیم" (البقرہ ۱۰۴)

ترجمہ: اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے (کنزالایمان)

اس واقعہ پر غور فرمایئے، مسلمانوں کو یہ لفظ کہنے کی ممانعت کردی گئی جسے تھوڑی سی تبدیلی کر کے گستاخی کی صورت پیدا ہو سکے۔ نیز انہیں ہدایت کردی کہ ... خوب غور سے سنا کریں تاکہ دوبارہ اعادہ کرانے کی ضرورت نہ پڑے۔ نیز یہ بھی سوچئے اس آیت میں کافروں سے مراد کون ہیں۔ یقیناً وہی جو حضور ﷺ کے گستاخ ہیں۔

بہرحال اس پس منظر کے بعد میں نے علمائے دیوبند کی چند عبارات ان کے سامنے رکھیں (اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان میں حضور ﷺ
کے علم غیب کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اور خلیل احمد انبیٹھوی نے براہین قاطعہ میں جو کچھ تحریر کیا ہے) خدا شاہد ہے سب احباب نے بیک زبان
میری تائید کی اور مودودی صاحب کو خاموش ہونا پڑا۔

ایک طالب علم: مجھے جامعہ اسلامیہ کالج سیالکوٹ میں ایک عرصے تک تدریسی فرائض سرانجام دینے کا اتفاق ہوا۔ ایک دن میں حفیظ
جالندھری مرحوم کے ایک شعر کی تشریح کر رہا تھا۔ تو ساتھ ہی حضرت بیدم شاہ صاحب وارثی کی ایک رباعی بھی موقع کی مناسبت سے سنا دی۔ اس کا
پہلا مصرع تھا

بشر نے بشیر و جو دیکھو ہے جفا ادھر ہے وفا ادھر

بشر یعنی عام آدمی اور بشیر یعنی حضور ﷺ کا باہمی تعلق دیکھیے۔ ایک نوجوان کھڑا ہو کر بولا، حضور بھی بشر ہیں بشیر نہیں۔ میں نے کہا واقعی
تمہاری روایت ہی کچھ یوں ہے کہ جہاں کہیں اور جب کبھی حضور پرنور ﷺ کی تعریف ہو تو معترض ہو جایا کرو اور صاف انکار کر دیا کرو۔ دیکھیے
اس سے ثبوت تک نہیں پوچھا، دلیل تک نہیں مانگی جھٹ انکار کر دیا۔ کیونکہ ذہن میں یہ بات جاگزیں ہو چکی ہے یہ کرائی گئی ہے کہ حضور پرنور ﷺ
کی تعریف نہیں ہونی چاہیے اور اگر ہو تو اسے فوراً روک دینا چاہیے۔ یہ سلسلہ کب شروع ہوا؟ جب مولانا اسمٰعیل نے تقویۃ الایمان جیسی کتاب لکھی
اور اس میں اپنے چیلوں چانٹوں کو یہ ہدایت کر دی "بشر کی سی تعریف کرو بلکہ اس میں بھی اختصار کرو" قرآن پاک نے، انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم نے بشر کی سی تعریف نہیں کی۔ یہ تعریف اجنبیوں کا خاصہ ہے۔

مودودی صاحب: مولانا مودودی صاحب نے عموماً اتحادِ امت کا نعرہ لگایا اور سب مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی سمجھنے کی ترغیب دی۔ یہ ایک
خوش آئند بات ہے مگر جہاں انہوں نے عقائد کی بات کی ہے۔ وہیں عقیدہ نبوت کے بارے میں ان کا وہی نقطہ نظر ہے جو نجد کے محمد بن عبدالوہاب کا
ہے یا دہلی کے محمد اسمٰعیل کا۔ سب فرقوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کی کوششوں کے ساتھ ساتھ ان کے قلم نے امت کے تقریباً اسی فیصد حصے کے عقائد
کو بہت خاص یعنی کفر و شرک سے ہی تعبیر کیا ہے۔ یہ بھی ایک نہایت تلخ حقیقت ہے کہ ان کے عقیدت مند وقتاً فوقتاً ان سے اکثر ایسی عقیدت و محبت کا
مظاہرہ کرتے ہیں جس کے مقابلے میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ انہیں حضور ﷺ سے بھی محبت و عقیدت نہیں اور گویا وہ مرکز ملت بھی حضور ﷺ کی
بجائے مولانا مودودی کو سمجھتے ہیں۔ اگرچہ خود مودودی صاحب کا اپنا اندازِ کتب منصب رسالت میں کافی بدلا ہوا ہے اور دوسری تحریروں میں جو ان تریب
ہیں۔ اس میں نہیں بلکہ واقعی منصب رسالت کے بارے میں ان کا طرزِ تحریر بہت حد تک مثبت ہو گیا ہے۔ تاہم ان کے عشاق کا جذبۂ عشق کا انداز غیر
حق اور عام مسلمانوں کے لیے سخت تکلیف دہ ہے۔ اس سلسلے میں ایک دو واقعات پر غور کیجیے۔ پہلا واقعہ ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب نوری نے بیان کیا
ہے۔ ان کے مطابق بھٹو دور کے ابتدائی دنوں میں راولپنڈی کے ایک کالج میں سرخوں نے جلسہ کیا اور اس میں خدا کے بارے میں، قرآن کے بارے
میں اور اسلام کے بارے میں ان کا انداز بہت جارحانہ تھا مگر کسی طرف سے صدائے احتجاج بلند نہ ہوئی پھر جب انہوں نے مولانا مودودی پر تنقید کی تو
خوب شور مچا اور احتجاج ہوا۔ دیکھنے والے حیران تھے کہ خدا، اسلام، اور قرآن کے بارے میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی، آخر یہ کیا معاملہ ہے۔

ذکر بے وضو: اس سے زیادہ واضح ایک اور واقعہ ہے جو قاری و قاضی عبدالرزاق صاحب سیالکوٹی (لیکچرر کمرشل کالج) کا بیان کردہ ہے۔ وہ
فرماتے ہیں ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفےٰ میں سب جماعتوں کے نوجوان طلباء شامل تھے۔ ایک دن اسلامی جمعیت طلبہ کے ایک کارکن نے کافی دیر تک
باتیں کرنے کے بعد کہا افسوس میں نے اتنی دفعہ مودودی صاحب کا نام بغیر وضو کے لیا ہے۔ قاری صاحب نے کہا، تم نے اس گفتگو میں حضور ﷺ
کا نام پاک بھی اسی طرح بے وضو لیا ہے، آخر اس کا احساس کیوں نہیں ہوا۔ اس کا جواب مودودی صاحب کے جیالے نے یہ دیا "میں تو یہ سمجھتا ہوں

[illegible] دعوت کی۔ اسی طرح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں روالپنڈی۔ ۱۹۸۰ کے لگ بھگ [illegible]

[illegible] تھے

سیدی مرشدی یا نبی یا نبی

اور اس کے مقابلے میں جمعیت کا نعرہ تھا۔

سیدی مرشدی یا مودودی یا مودودی

یہ وہی ہے جو غالباً [illegible] پہلے [illegible] تو ہر لوگوں کے لئے ایک شرک ہو جاتا ہے۔ یہاں کسی نے غلطی سے بھی یا مودودی صاحب کے ساتھ [illegible] اور شرک کا کوئی پہلو محسوس نہیں ہوا۔ مگر یہ تو [illegible] ہے۔ [illegible] دونوں فریق [illegible] یہ دونوں ایک ہی ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں تو کیا نبی ﷺ کی ذات پر یہاں تک دونوں برابر نہیں۔ پھر اس کا کیا مطلب کہ ایک فریق 'یا نبی' کا نعرہ لگا کر خود نبی کے [illegible] سے عقیدہ وابستہ ظاہر کر رہا ہے دوسرا فریق مقابلہ ہی کرنا چاہتا ہے تو کم از کم 'یا نبی' کا تو مقابلہ کرے بلکہ کلمہ پڑھنے کی شرم رکھتے ہوئے وہ بھی یہی نعرہ لگاتے تو کیا حرج ہے۔ مگر اس نعرے کو چھوڑ کر اس کے مقابل 'یا مودودی' کا نعرہ لگانے کا بظاہر اور کیا مطلب نکل سکتا ہے کہ ہمارا نبی کریم ﷺ سے کوئی تعلق نہیں، ہم تو مودودی صاحب پر ایمان رکھتے ہیں کیا آپ معلوم کیجئے غزوۂ احد کے بعد ایک پہاڑی پر کفار مکہ نے لات و عزیٰ کا نعرہ لگایا تو اس کے مقابل مسلمانوں نے اللہ کی کبریائی کا اعلان کیا۔ کافروں کا نعرہ

اعل ھبل (اے ہبل تو اونچا رہ)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہہ رہے تھے

"اللہ اعلی و اجل" ....اللہ اعلیٰ اور بڑا ہے

کفار نے کہا!

لنا العزی ولا عزی لکم ہمارے پاس عزیٰ ہے اور تمھارے پاس عزیٰ نہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے جواب دیا

"اللہ مولانا ولا مولی لکم" اللہ ہمارا ناصر ہے اور تمھارا کوئی مددگار نہیں

کفار ہبل اور عزیٰ کو مانتے تھے، انھوں نے یہی نعرہ لگایا۔ مسلمان اللہ پر ایمان رکھتے تھے، انھوں نے اپنے آقا و مولا ﷺ کے حکم سے اپنے اللہ کا نعرہ لگایا۔ گویا جس کو کوئی مانے اسی کا نعرہ لگاتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس ظلم کے باوجود مودودی صاحب یا ان کے کسی نائب نے اپنی پروردہ جماعت کو روکنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ 'یا' سے چڑ تھی تو اس کی بجائے کچھ اور کہہ لیتے مگر نبی کے نعرے سے الگ نہ ہوتے یہ بھی قابل غور ہے کہ 'یا مودودی' کہنا گوارا ہے تو 'یا نبی' کہنا کیوں گوارا نہیں۔ اس ذہنیت کو سامنے رکھ کر بتایئے اتحاد ملت میں کون رکاوٹ ہے۔

سپاہ صحابہ: اسی ضمن میں ایک اور افسوسناک واقعہ سنئے۔ ڈاکٹر محمد یٰسین صاحب ریٹائرڈ ڈاکٹر (حیوانات) فرماتے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے

[illegible] ایک مولوی صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ کا قول پڑھتے ہیں [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] ﷺ کا احترام ضروری نہیں۔

شکریہ [illegible] قاری [illegible] صاحب [illegible] ﷺ

[illegible] حالات پوچھے [illegible] گستاخی [illegible]

[illegible] مثلاً ایک دن ایک بدبخت [illegible]

[illegible] حبیب الرحمن [illegible]

[illegible] ہاتھ پھیر کر [illegible] کیا اس قسم کے لوگ ملت اسلامیہ [illegible]

[illegible] ملت اسلامیہ [illegible] ملت کمزور ہی ہوگی۔ اہل حدیث کہلانے والوں میں کیا کوئی ایسا ہے جوان [illegible]

[illegible] آپ اس قسم کے ابلیسوں کو [illegible] حضور پرنور ﷺ کی گستاخیاں کرائیں ان کی حوصلہ افزائی کریں [illegible]

[illegible] ملت میں انتشار کیوں ہے؟

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
کرتے ہیں قتل ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

زمانہ ساز حکایات چھیڑنے والو
زمانہ سوز روایات کون [illegible] کرے گا

☆.....☆.....☆

موجودہ فرقہ واریت

قسط نمبر 2

(کے اسباب و محرکات)

(مولانا [illegible] محمد حسین [illegible])

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ملت کے بچے بھی خواہ سوچیں اس قسم کے پیرزادوں اور [illegible] قدر لوگوں نے بے شمار [illegible] ہے۔ [illegible] کی [illegible] بیوقوف بنانے کے لئے [illegible] ہے۔ [illegible] مضمون عریب [illegible] پر [illegible] دے دیں، جس بات وانہوں نے [illegible] جو [illegible] دوسروں کو سمجھانے کے لئے میدان میں کود پڑیں گے۔ اس سلسلے میں جماعت اسلامی بڑی فعال ہے۔ کتنے ہی پیر [illegible] انہوں نے [illegible] اور [illegible] کر کے [illegible] بنایا۔ کتنے ہی ایسے ہیں جو نفس کا شکار یا اس کی طرف مائل ہو گئے۔

اس قسم کے بے بہا پیرزادوں سے دین ایمان بچانا از حد مشکل ہے۔ کیا آپ کو یاد ہے نجد کا دین اسی قسم کے خود فراموش اور خود فروش صاحبزادوں کا ایجاد کردہ ہے۔ محمد بن عبد الوہاب جس کی [illegible] وہ ہے [illegible] پہلے [illegible] مریدوں کا [illegible] تھیں [illegible] متاثر نہ ہوتا تو شاید بیچاری نجدیت بچپن ہی میں مر جاتی۔ [illegible] یہ تھے، پیرزادہ سمجھ کر [illegible] سامنے جو [illegible] طریقت کے خلاف کھڑا کیا اور پھر سراپا نجدیت یعنی گستاخ محبوبان خدا بن گئے۔ برصغیر کے اولین غیر مقلد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بھی ایک صاحبزادے تھے۔ لوگوں نے ان کی باتوں میں وزن اس لئے جانا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کے پوتے اور حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے بھتیجے تھے۔ پھر گھر والوں نے بھی مخالفت کی [illegible] دیئے، مناظرے کئے، دندان شکن جواب دیا مگر صاحبزادگی اور پیرزادگی کا جادو نہ ٹوٹ سکا۔ اہل کفر و ضلال اسلام کو کمزور کرنے اور مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کے لئے عموماً کسی ایک صاحبزادے کی تلاش کرتے ہیں اور پھر وہ ایک ہزاروں کو لے ڈوبتا ہے۔ دور حاضر میں یہ روش جاری ہے، کسی کو دیوبند تربیت کا دودھ پلا رہا ہے، کسی کو [illegible] جماعت

اسلامی پال رہی ہے اور کسی کو ایران کی حکومت بہلا رہی ہے [illegible] کرتی ہے۔ کیا فرمایا تھا حضرت مولائے روم رحمۃ اللہ علیہ نے

مرغ بر بالا پرید و سایہ اش
می دود بر خاک پراں مرغ وش

تیج (ابلہ) صیاد آں سایہ شود
[illegible]

یہ [illegible] ہے۔ [illegible] ہیں [illegible] وغیرہ [illegible] یہ [illegible] تقسیم [illegible] ہیں [illegible] آج دین پہ [illegible] حملہ کا وقت ہے۔ [illegible] شریعت [illegible] نہیں [illegible] [illegible] اور یہود و نصاریٰ امریکہ کی سرپرستی میں کیا منصوبے بنا رہے پھر خود مسلمان حکومتوں کے ذریعے ان پر کس طرح عمل [illegible] بیجنگ کانفرنس،

ان میں مثلاً بے نظیر کی شمولیت، پھر اپنے پاک وطن میں لی۔ وی کے ناپاک پروگرام، کشمیر، بوسنیا، فلسطین کے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم، بھارت میں اہل ایمان کا [illegible] قتل عام، یہ ایک ہی عنوان کے مختلف پہلو ہیں۔ ان سب مصائب کے توڑ کے لئے تمام عالم اسلام کا متحد ہونا [illegible] ہے اور [illegible] عالم اسلام کے مختلف ممالک پر امریکہ [illegible] میں تو ظاہر ہے یہ اتحاد بہت مشکل ہے [illegible] ہونے کے علاوہ مشائخ کے فرائض اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ ہمیں اسلام کے اعتقادی، معاشی، معاشرتی، اور سیاسی نظام کے فوائد قوم کے سامنے رکھنے چاہئیں اور دین حق کی برکات کا خوب پرچار کرنا چاہئے۔ اپنے اپنے مریدوں اور شاگردوں پر مشتمل ایک فوج تیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو صورت و سیرت ہر لحاظ سے اسلام کی شناخت بن جائے، جس کا موسمنانہ

سلسلہ خطابات

حضرت [illegible]

ارمغان محبت

زائرین دیار حبیب ﷺ کے نام

[illegible]

الحمد لله [illegible]

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

الصلوٰۃ والسلام علیک [illegible]

وعلی الک واصحٰبک [illegible]

الصلوٰۃ والسلام علیک یا امام [illegible]

وعلی الک واصحٰبک [illegible]

مے وحدت [illegible]

خدا سے جا ملا مینوں علی پور والیا شاہا

[illegible]

تیری ہی رنگ جا مینوں علی پور والیا شاہا

[illegible]

سمجھ کے لا دوا مینوں علی پور والیا شاہا

حضرت محترم [illegible] پاکستان [illegible]

[illegible]

پہنچ جائیں۔ آپ نے یہ حدیث پاک سنی ہوگی۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے پوچھا کس کا ایمان عجیب ہے؟ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ انبیاء کا ایمان عجیب ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا انبیاء کا ایمان کیسے عجیب ہے۔ وہ تو اللہ کے نبی ہیں۔ ان پر تو وحی نازل ہوتی ہے۔ وہ تو اللہ کے برگزیدہ ہوتے ہیں۔ بھلا ان کا ایمان کیسے عجیب ہو گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی حضور ﷺ! پھر فرشتوں کا ایمان عجیب ہے۔ نبی محتشم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا فرشتوں کا ایمان کیسے عجیب ہو گیا وہ تو نورانی مخلوق ہے۔ نوری مخلوق ہے اور آسمانوں میں گھر ہے آپ کا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ پھر ہمارا ایمان عجیب ہوگا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا ایمان کیسے عجیب ہو گیا تمہارے درمیان تو میں ہوں۔ حضور ﷺ کل کائنات میں رب ذوالجلال کی بارگاہ سے تشریف لائے ہیں اور آپ ﷺ کے رخ انور کی زیارت کرنے سے دل کے سب داغ اتر جاتے تھے۔ بہرحال حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہارے درمیان موجود ہوں تمہارے ایمان کے بارے شکوک و شبہات میں کیسے ڈال سکتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ پھر آپ ہی بتائیے کہ کس کا ایمان عجیب ہے؟ حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا جو لوگ بعد میں آئیں گے ان کا ایمان عجیب ہے ان کا جذبہ یہ ہوگا۔ ان کا اعتقاد یہ ہوگا کہ کاش ہمارا مال لٹ جائے، کاش ہماری اولاد ختم ہو جائے ہمارا سب کچھ ہم سے جدا کر دیا جائے، بس کسی ذریعے ہمیں نبی کونین ﷺ کی زیارت نصیب ہو جائے۔ جس شخص نے حضور ﷺ کے روئے اقدس کی زیارت کی ہو۔ حضور ﷺ کے گیسوئے دلیل کو دیکھا ہو اگر وہ شخص حضور ﷺ پر قربان ہو تو کوئی بڑی بات نہیں۔ عجیب بات تو ان کی ہے۔ عجیب ایمان تو ان کا ہے کہ رخ محبوب علیہ السلام دیکھا بھی نہیں پھر بھی یہ اشتیاق ہے۔ یہ چاہت ہے، جذبہ ایمان ہے کہ کائنات کی ہر چیز اس محبوب دارین پہ فدا کر دیں۔ اعلیٰ حضرت، عظیم المرتبت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں کہ

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں

سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب

اس شعر میں صنعت تقابل ہے۔ دو چیزوں کا آپس میں مقابلہ کرنا صنعت تقابل کہلاتا ہے۔ اس شعر میں حیرت انگیز حد تک تقابل ہے۔ عموماً کسی ایک وجہ سے مقابلہ ہوتا ہے۔ مثلاً کسی گورے کا کالے سے، لیکن یہاں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے چھ چیزوں کا مقابلہ بیان فرمایا ہے۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں

پہلا مقابلہ یہ کہ عورتوں نے یوسف علیہ السلام کے حسن کو دیکھا جن [illegible] کی خوبصورتی کو دیکھ کر اپنی انگلیاں کاٹ لیں۔ لیکن یہاں حسن [illegible] ... حضور ﷺ ... [illegible] حضور سرکار دو عالم ﷺ کا نام مقدس سنا، شوق محبت پیدا ہو [illegible] ... ہو گئے۔ اپنی متاع حیات صرف نام حسن کر قربان کرنے کے [illegible] ... اور چودھویں صدی میں غازی علم الدین شہید اور عامر چیمہ شہید جیسے عاشقوں نے منسوب والا نواز ﷺ سے [illegible] ... روشن ہوتے ہیں۔

دوسرا مقابلہ یہ کہ وہاں حسن یوسف کو دیکھ کر انگلیاں کٹیں ... [illegible] ... مصر ... [illegible] ... لیکن یہاں صورت حال یہ ہے کہ "سر کٹاتے ہیں" ... [illegible] ... حضور ﷺ کے نام مقدس پر ... [illegible]

تیسرا مقابلہ یہ کہ وہاں "کٹیں" فعل ماضی ہے یعنی ایک دفعہ کٹیں، ایک ہی دفعہ ہوا دوبارہ ایسا موقعہ نہ آیا لیکن یہاں کیا ہے؟ "کٹاتے ہیں" فعل حال ہے کہ اب بھی یہ جذبہ محبت جاری ہے کہ عشاق حبیب ﷺ اپنے محبوب کے نام مقدس پر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

چوتھا مقابلہ یہ کہ ادھر مصر میں عورتوں کی انگلیاں کٹیں۔ وہ مصر حسن کی حسن پرستی عام تھی کسی خوبصورت چیز کو دیکھا قربان ہو گئے۔ ادھر عرب کے وہ بدو لوگ جو بڑے سے بڑے حسین و جمیل کو بھی خاطر میں نہ لاتے تھے قبائلی نظام چل رہا ہے۔ کوئی مرکزی حکومت قائم نہیں وہاں کے اجڈ قسم کے لوگ حضور ﷺ کے نام پاک پہ فدا ہو رہے ہیں۔

پانچواں مقابلہ یہ کہ ادھر حسن یوسف کو دیکھ کر انگلیاں کٹیں۔ لیکن ادھر تو محبوب دو عالم ﷺ کے نام مقدس پہ سر کٹائے جاتے ہیں۔

چھٹا مقابلہ یہ کہ ادھر مصر کی عورتوں کی انگلیاں حسن یوسف دیکھ کر کٹیں مگر ادھر حضور انور ﷺ کے اسم پاک پر مردوں نے سر کٹائے ہیں اور کٹاتے ہیں۔

یہ جو حاجی حضرات جاتے ہیں یہ بھی اسی جذبہ ایمان کا ایک ثبوت ہے۔ اتنا خرچہ کرتے ہیں۔ اتنی مشقت برداشت کرتے ہیں صرف اس لئے کہ کسی طرح ہمیں مولا رسول ﷺ اور روضہ رسول ﷺ

[illegible] جب [illegible] پہلی بات یہ ہے کہ جس کی قوت شامہ ہو
وہ ہوتا تو اس کی [illegible] رہتا ہے۔ جو مکہ معظمہ میں پہنچے
پھر [illegible] یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے حضور ﷺ کے پسینے کی خوشبو
[illegible] کی آپ کی [illegible] معطر [illegible] ہو۔ لیکن یہ یوں
محسوس ہوتا ہے جس [illegible] پھر عشق کی بات ہو [illegible] شوق [illegible]
حبیب ہو تو پھر ایک ایک قدم پر رحمت کی [illegible] کا [illegible] ہوتا ہے
حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
سب سے پہلی نظر مکہ معظمہ پر پڑے اس وقت آدمی جو دعا کرے وہ رب قبول
فرماتا ہے۔ کہتے ہیں جب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی زیارت کیلئے گئے تو جب آپ کی پہلی نظر خانہ مقدسہ پر پڑی تو آپ
نے عرض کی مولا میری آئندہ کی سب دعائیں قبول فرمانا۔ یعنی ایک دعا
کے اندر زندگی کی سب دعائیں آ گئیں۔ بہر حال ہر ایک کا اپنا اپنا ذوق
ہوتا ہے خدائے ذوالجلال کی رحمت کاملہ پہ پورا یقین ہو۔ اس کے
محبوب کریم علیہ التحیۃ والثناء کے ارشادات پہ کامل بھروسہ ہو تو پھر آدمی اپنی
سمجھ سے بھی کچھ باتیں پالیتا ہے۔ جب میں دوسری دفعہ حج بیت اللہ کی
سعادت کیلئے گیا تو میں [illegible] کعبہ معظمہ کے سامنے نگاہیں جھکا کر
کام کرتا رہتا تو جب بھی نظریں اٹھاتا تو [illegible] کہ یہ میری پہلی نظر ہے۔ یعنی
باقی تمام نظروں کے مقابلے میں یہ میری پہلی نظر ہے اور اللہ کی رحمت
سے یہ بات بعید نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صدقے پھر ہر دعا ہی قبول ہو۔
بہر حال محبوب کریم علیہ التحیۃ والثناء کے ارشادات کی روشنی
میں طواف صرف خانہ کعبہ میں ہی ہو سکتا ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے
کہ جو دوسری جگہ نہیں ہو سکتی۔ غوث صمدانی قطب ربانی حضور غوث اعظم
رضی اللہ عنہ کا دور تھا۔ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اس شرط
پہ دیں کہ اگر میں ایسی عبادت نہ کرسکوں کہ جب میں اس عبادت کر رہا
ہوں دنیا میں کوئی اور وہ عبادت نہ کر رہا ہو۔ تو میری بیوی کو طلاقیں۔ علماء
کرام کے پاس یہ فتویٰ آیا۔ سب علماء پریشان ہو گئے۔ کہ وہ کونسی ایسی
عبادت ہے کہ جب یہ کرے دنیا میں اور کوئی نہ کر رہا ہو۔ نماز ہو تو دنیا
میں ہر وقت نمازی پڑھتے ہوتے ہیں۔ درود شریف ہو تو وہ بھی ہر وقت
ورد زبان ہوتا ہے۔ بالآخر فتویٰ بارگاہ غوثیت میں پہنچا۔ حضرت غوث
اعظم بہت بڑے مفتی بھی تھے۔ بلکہ مفتی اعظم تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ
نے ارشاد فرمایا طلاق سے بچنے کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ
کہ خانہ کعبہ جائے۔ وہاں اس کے لئے مطاف کو خالی کرایا جائے اور

[illegible] طواف کرے [illegible] تو پھر [illegible]
[illegible] کا مقصد [illegible] حجر اسود [illegible]
خانہ کعبہ [illegible]
چومتے ہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے۔ حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ
التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حجر اسود کو بوسہ دیتا ہے وہ ایسے
ہے جیسے [illegible] کو بوسہ دیتا ہے [illegible] حضور قبلہ عالم عارف
حقانی عالم ربانی [illegible] سید [illegible] شاہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] مجھے [illegible] حرمین شریفین
کی حاضری کیلئے لے کر گئے۔ تو واپسی پر ہم کراچی میں جہاں (۱۹۷۶ء
میں) ٹھہرے تو [illegible] وہاں بیٹھے ہوئے [illegible] طواف
کرتے ہیں پھر حجر اسود چومتے ہیں گویا کہ وہ اللہ کا ہاتھ چومتے ہیں۔ اور
اس کا پس منظر یہ بیان کیا کہ اس زمانے میں مظلوم لوگ دور دور سے
بادشاہ کے محل کے پاس جاتے تھے، شاہی محل کے سات چکر لگاتے
جاتے اور فریادیں کرتے جاتے۔ جب ساتواں چکر پورا کرتے تو بادشاہ
محل سے اپنا ہاتھ باہر نکالتا اور لوگ اس کے ہاتھ کو چومتے۔ تو گویا یہاں
بھی یہ فرمایا گیا ہے کہ تم خانہ کعبہ کے سات چکر پورے کرو اور پھر حجر اسود
کو اللہ کا ہاتھ سمجھتے ہوئے بوسہ دو۔ جب میں نے یہ بات کی تو
ایک بڑا شوخ قسم کا نوجوان کہنے لگا کہ کیا اللہ کو اس بات کا علم نہ تھا کہ یہ
بادشاہی نظام، شاہی ملوکیت کا قانون ختم ہونے والا ہے اور جمہوری
حکومت کا نظام قائم ہونے والا ہے۔ میں نے اس سے کہا رب کو معلوم
تھا تو اسی لئے فرمایا کہ یہ جعلی حکومتیں، یہ جعلی بادشاہتیں ختم ہو جائیں گی،
صرف ایک اصلی اور حقیقی شہنشاہ کا شاہی نظام قائم و دائم رہے گا۔ دنیا کے
منتخب شدہ بادشاہوں کی حکومت مٹنے والی ہے اور جو شہنشاہ ملک الناس
ہے اس کی حکومت کے پرچم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لہرانے والے ہیں۔
اس لئے جھوٹے بادشاہوں کو ترک کرو، جھوٹی سلطنتوں کے پیچھے مت
بھاگو عارضی آستانوں پر جا کر دستک فریاد مت دو بلکہ جو اصلی، دائمی اور
حقیقی بادشاہ ہے اس کے گھر میں آؤ اور یہاں آکر فریاد کرو۔
اللہ کا ایک عجیب منظر وہاں دیکھنے کو ملتا ہے۔ آب زم زم ہے لوگ خود
بھی پیتے ہیں ساتھ لے کر بھی آتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس
پانی کے بارے میں ارشاد فرمایا

مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ

زمزم کا پانی ہر اس مقصد کیلئے شافی ہے جس کی نیت دل

[illegible]

تو ہی ناداں چند کلیوں پہ قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی ہے

مانگ لے جو کچھ مانگنا ہے [illegible] پانی پیتا ہے [illegible] پانی [illegible] میرے گناہ معاف [illegible] تو اللہ کریم اپنے محبوب کریم ﷺ کے طفیل اس کے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔ اللہ کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ بندہ اگر خلوص دل سے دخول جنت کی نیت سے پیئے گا [illegible] تو وہ رب سرکار دو عالم ﷺ کی زبان مقدس کا صدقہ اس کو جنت بھی عطا فرما دے گا۔

اس پانی کو زمزم کیوں کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب یہ پانی زمین سے نکل رہا تھا تو یہ ادھر ادھر پھیلتا جا رہا تھا۔ تو حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے ارشاد فرمایا زمزم زمزم۔ عبرانی زبان میں اس کا معنی "اے پانی رک جا ٹھہر جا" اگر حضرت ہاجرہ علیہا السلام اس پانی کو تھمنے کے لئے نہ کہتیں تو یہ کبھی نہ رکتا۔ یہاں ایک لطیف بات سامنے آتی ہے۔ کہ اس پانی (آب زمزم) کا تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام [illegible] کے ساتھ ہے کہ جن کی ایڑیاں رگڑنے سے پانی آپ کے قدموں [illegible] سے ابل کر باہر آ گیا۔ یوں سمجھیں کہ آپ کی خدمت کیلئے باہر آ گیا۔ یہ پانی ہے زمزم۔ اور ایک پانی ہے کوثر جس کا تعلق سید المرسلین ﷺ سے ہے کائنات کے والی ذات سے ہے اور اس کا معنی کیا ہے بڑھ جا بڑھ جا آگے ہی آگے ہو۔

ذرا غور فرمائیے۔ ایک لفظ ہے قلیل جس کا مطلب ہے تھوڑا۔ اس لفظ قلیل کی رب کے حضور کیا وقعت ہے کہ پوری کائنات کے سامان کو اس قلیل کے لفظ کیساتھ تعبیر کرتا ہے۔ ارشاد فرمایا

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ

اے محبوب فرما دیجئے اے دنیا کا سامان قلیل ہے۔

اس لفظ قلیل کے مقابلے میں لفظ ہے کثیر جس کا معنی [illegible] زیادتی کے فروغ کیلئے اس سے اوپر لفظ ہے۔ کوثر [illegible] ہیں جو عطا فرمایا ہے۔

انا اعطینک الکوثر

اے محبوب ہم نے بے شک آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے۔

[illegible] بات بھی نہیں یہاں تھمنے کی نہیں رکنے کی نہیں بلکہ بڑھنے کی بات ہے۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اس میں زمزم ہے کہ تھم تھم اس میں جم جم ہے کہ بیش
کثرت کوثر میں زمزم کی طرح کم کم نہیں

یعنی حضور ﷺ کے کوثر کے پانی کی کثرت کا یہ عالم ہے۔ اس میں کم کم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

پھر وہاں حطیم ہے میزاب رحمت ہے۔ اس کی بڑی شان وعظمت ہے۔ حاجی حضرات جب بارش ہوتی ہے۔ تو اس کے نیچے کھڑے ہو کر نہاتے ہیں اور امید کامل رکھ کر رب سے دعا کرتے ہیں۔ اب تو یہ رواج نہیں رہا پہلے زمانے میں یہ ہوا کرتا تھا کہ اگر کپڑے کی دکان ہے یا میڈیکل سٹور ہے یا پرچون کی دکان ہے تو اس کے سامنے باہر ایک بورڈ لگا ہوتا ہے اور اس بورڈ پر ہاتھ کا اشارہ دے کر بتایا ہوتا تھا کہ یہ فلاں دکان ہے یہ فلاں دکان ہے۔ اب بھی کہیں کہیں یہ رواج ہے۔ بہرحال جو خانہ کعبہ کا میزاب ہے اس کا رخ سیدھا مدینہ منورہ کی طرف ہے۔ اس میزاب رحمت کا نبی رحمت ﷺ کے شہر مقدس کی طرف رخ کر کے اشارہ دینا گویا یہ معلوم ہوتا ہے جیسے یہ حاجیوں سے پکار پکار کر کہہ رہا ہو کہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

الغرض اب یہاں سے قافلے پھر مدینہ منورہ کی طرف جاتے ہیں تو دل کا عجیب عالم ہوتا ہے آنکھیں نم ہوتی ہیں، دماغ میں ایک تصور ہوتا ہے کہ محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں جا رہے

[illegible]

حالانکہ اے محبوب تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔

حضرت ... بارگاہ میں حاضر ہو ... جو توحید کے نام پر حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے روکتے ہیں

کہتے ہیں توحید کا یہ تقاضا ہے کہ حضور ﷺ کی جالی مبارک کو نہ چوما جائے ... توحید کا مفہوم ... محبوب ﷺ کی بارگاہ میں جیتے جی تم اس بارگاہ میں حاضر ہونے سے روکتے کیا لگتے ہو پھر جب رب نے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں بھیج دیا ہے ہو سکتا ہے کہ کوئی اس محبوب کی بارگاہ سے خالی لوٹ آئے۔

رب دے گا جو بھر تا تھا کی کو نہ ملی

پھر تجھے رحمت عالم نہ بنایا ہوتا

پھر جب منصور کریم ﷺ کی بارگاہ قدس میں حاضر ہوتا ہے تو کیا ہوگا۔

... جانتے ہیں جو وہ کب ہے کہ

پھر وہ کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

حضور آقا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے در پر در در پھر میں خود ... بلکہ رب نے خود ... ہے پھر جب اس کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو ... ممکن ہے وہ ... آقا اپنے در اقدس سے کسی کو خالی لوٹائے۔

... جاتے ہیں ... مانگیں گے

سرکار ﷺ میں ... حاجت ... کی ...

اب ذرا غور فرمائیں اگر کوئی آدمی کسی دوسرے کا گناہ کرے، اس کا حق مارے تو وہ اس مظلوم کے گھر جا کر اس سے معافی مانگے گا۔ دیکھئے حج کیلئے جانے والے روانگی سے قبل ہر اس شخص کے گھر جا کر اس سے معافی مانگتے ہیں جن سے انہوں نے کسی قسم کی کوئی زیادتی کی ہو۔ غرض جس کا گناہ کیا ہو اسی کے گھر جا کر اس سے معافی طلب کرتے ہیں۔ اب

[illegible]

جب ... میں تو تیری بارگاہ میں ... آ کر ...

کیا اب اس میں یہ مسائل پیدا ہوتا ہے ... حساب ہو ... رب ... آپ کو محبوب ... ہے۔

ارشاد ربانی ہے: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ میرے محبوب منصب رسالت کا ایک عنوان یہ ہے یُزَکِّیْهِمْ ہے۔ یہ محبوب مومنین کے سامنے قرآن کی آیت تلاوت کرتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے ... حضور انور ﷺ کی ظاہری حیات کا ... فرمایا ... یُزَکِّیْهِمْ جب تک یہ ظاہری طور پر دنیا میں تھے اس وقت تک ہی پاک نہیں کرتے تھے بلکہ جب تک ان کے پاس منصب رسالت ہے تب تک یہ پاک کرتے رہیں گے حضرت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ

"ہمارا ایمان ہے کہ اللہ کے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جو صفت جو منصب لے کر آئے اس منصب کو اب بھی

کر رہے ہیں۔ مثلاً حضور ﷺ معلم بن کر آئے تو حضور ﷺ اب بھی معلم ہیں، حضور ﷺ مبلغ بن کر آئے تو اب بھی مبلغ ہیں، حضور ﷺ مجاہد بن کر آئے تو اب بھی آپ مجاہد ہیں، وہ محبوب ﷺ مزکی بن کر آئے تو اب بھی مزکی ہیں، وہ آقا مزکی بن کر آئے تو اب بھی اسی طرح مزکی ہیں"

یہی بات یہ ہے کہ جو کمال، جو وصف حضور ﷺ میں ہے۔ اس

عالم میں سب سے بڑھ کر حضور ﷺ سخی ہیں۔

غالباً 1935ء کی بات ہے۔ جامع مسجد وزیر خان لاہور میں ایک بہت بڑا جلسہ ہو رہا تھا۔ علمائے اہلسنت بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہاں غریب ایک مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ حاتم طائی بہت بڑا سخی تھا اور اس کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ اس کے محل کے آٹھ دروازے تھے۔ ایک دفعہ ایک سائل آیا اس نے پہلے دروازے پر سوال کیا حاتم طائی نے اس کو عطا کیا وہی منگتا دوبارہ دوسرے دروازے پر آیا اور دست سوال دراز کیا حاتم طائی نے دوبارہ اس کو عطا کیا یہ نہ کہا کہ تم تو پہلے بھی لے چکے ہو۔ جود و سخا کا پیکر تھا وہ۔ خندہ پیشانی سے اس کو بھی عطا کیا۔ پھر وہی سائل تیسرے دروازے پر گیا۔ حاتم طائی نے پھر بغیر کسی رنج و ملال کے اس کو عطا کیا۔ اس طرح پھر چوتھے پانچویں، چھٹے ساتویں آٹھویں دروازے پر جا کر اس نے اپنا کشکول خیرات سے بھر لیا حاتم طائی نے اس کو ہر بار عطا کیا۔ قبلہ حضور سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر اس کے بعد تھی۔ سامنے ایک معزز ہندوؤں کا گھرانہ بھی تقریر بڑے غور سے سن رہے تھے۔ قبلہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا۔ دوران خطاب ہندوؤں کے گھر کی ایک لڑکی جو بی۔ اے کی طالبہ تھی اس نے ایک رقعہ لکھ کر بھیجا۔ اس وقت قبلہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی تقریر میں یہ فرما رہے تھے کہ رب نے حضور ﷺ کو جو کمال، جو وصف عطا فرمایا ہے اس کمال میں حضور ﷺ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔ مثلاً حضور ﷺ نبی ہیں تو سب سے بڑے نبی ہیں، رسول ہیں تو سب سے بڑے رسول ہیں، ہادی ہیں تو سب سے بڑے ہادی ہیں، معلم ہیں تو سب سے بڑے معلم ہیں، مبلغ ہیں تو سب سے بڑے مبلغ ہیں، غنی ہیں تو سب سے بڑے غنی ہیں، سخی ہیں تو سب سے بڑے سخی ہیں۔ جب اس لڑکی نے رقعے میں لکھ کر بھیجا کہ آپ کی سٹیج پر ایک مولانا نے پہلے یہ بات کہی ہے کہ حاتم طائی بہت بڑا سخی تھا اس کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ کوئی سائل اس کے محل کے آٹھوں دروازوں پر بھی آتا ہے وہ اسے عطا کرتا تھا تو کیا آپ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حاتم طائی سے بڑے سخی تھے۔ اس کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے جبکہ آپ خود کہہ رہے ہیں کہ حاتم طائی بہت عظیم سخی تھا۔ کہتے ہیں اس وقت سٹیج پر بڑے بڑے جید مشائخ علماء بیٹھے ہوئے تھے اس سوال کو پڑھ کر حیران و پریشان ہو گئے کہ اس کا کیا جواب دیا جائے۔ بالآخر وہ رقعہ قبلہ کاظمی صاحب کو دے دیا گیا۔ قبلہ کاظمی صاحب نے رقعہ پڑھا اور فوراً ارشاد فرمایا کہ ہاں ہاں میں یہ کہہ رہا تھا کہ جو وصف رب نے اپنے محبوب کو عطا فرمایا ہے اس وصف کی انتہا حضور ﷺ کی ذات مقدسہ پر ہوتی ہے جیسے حضور ﷺ سخی ہیں تو کائنات سے زیادہ سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور اس کی دلیل حاتم طائی کی سخاوت والا واقعہ ہی دلیل ہے۔ اس طرح کہ سائل پہلی مرتبہ ایک دروازے پر آیا حاتم طائی نے اس کو عطا کیا پھر وہی سائل دوسرے دروازے پر آیا معلوم ہوا کہ حاتم طائی کے پہلی مرتبہ دینے سے اس منگتے کو تسلی نہ ہوئی اسی لئے وہ دوسرے دروازے پر آیا۔ پھر وہی سائل تیسرے دروازے پر آیا حاتم طائی نے اس کو دیا معلوم ہوا دوسری مرتبہ بھی اس کا دامن حاتم طائی کی سخاوت سے نہ بھرا اس لئے وہ پھر چوتھے، پانچویں چھٹے، ساتویں، آٹھویں دروازے پر جاتا ہے اور معلوم ہے اگر نواں دروازہ بھی ہوتا، دسواں دروازہ اور بھی ہوتے تو وہ منگتا ان دروازوں پر جاتا۔ حاتم طائی دیتا جاتا لیکن اس کا کبھی دامن نہ بھرتا وہ مطمئن نہ ہوتا۔ یہ حاتم طائی کی سخاوت کا عالم ہے لیکن میرے آقا و مولا مدینے کے تاجدار، امت کے دلدار، جان کائنات، بلکہ جانان کائنات حضور احمد مختار محمد مصطفیٰ ﷺ کی سخاوت کا یہ عالم ہے کہ جس کو ایک بار جو کچھ عطا کرتے ہیں، اتنا عطا کرتے ہیں، اتنا عطا کرتے ہیں کہ اس کو دوبارہ مانگنے کی حاجت ہی نہیں رہتی۔ حضور ﷺ اس منگتے کو خود ارشاد فرمائیں کہ مانگ، اور مانگ۔ لیکن منگتا عرض کرے یا رسول اللہ ﷺ مجھے اتنا کچھ ہی کافی ہے۔ پھر حضرت کاظمی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم شریف کی وہ روایت پیش کی کہ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ جو سرکار دو عالم ﷺ کو وضو کروانے پر معمور تھے۔ ایک دن حضور ﷺ کو وضو کروا رہے ہیں۔ دریائے رحمت جوش میں آتا ہے۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں سل ربیعہ اے ربیعہ! جو کچھ تمنا ہے مانگ لے۔ محدثین کرام علیہم الرضوان فرماتے ہیں۔ یہ جو لفظ سل ہے اس سے مراد ہے کہ سَلْ کُلَّ مَا تَشَاء ربیعہ دین و دنیا کی جو چیز چاہے وہ مانگ لے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی زبان میں مشکوٰۃ شریف کی شرح لکھی ہے جس کا نام اشعۃ اللمعات ہے۔ اس میں آپ رضی اللہ عنہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کو سل فرما کر کسی قسم کی جو قید نہیں لگائی اس کا مطلب یہ ہے کہ رب نے اپنے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو تمام خزانوں کی چابیاں عطا فرمائی ہیں جس کو جو چاہیں عطا فرما سکتے ہیں

میں یہ سب باتیں اس لئے بھی کر رہا ہوں کہ اے مدینہ شریف جانے والو! اس اعتقاد کے ساتھ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا۔ وہاں جو

ادھر ادھر بھٹکو یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کچھ نہیں دے سکتے، حضور ﷺ کسی کے کام نہیں آ سکتے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ یہ عقائد تو حضور ﷺ کے دشمنوں کے عقائد ہیں اور یہی لوگ ہیں جو حضور ﷺ سے یہ عقائد تو پہ عوام کو سکھاتے ہیں۔ حضور ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو تو کوئی مسئلہ درپیش آتا ہے تو حضور ﷺ کی بارگاہ میں آتے ہیں۔ رب اس لئے بیان ہے کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں آتے ہیں۔ بادشاہ کی طرف سے کوئی حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ اولاد چاہیے تو حضور ﷺ کی بارگاہ میں آتے ہیں۔ بیمار ہیں تو بھی حضور ﷺ کی بارگاہ میں آتے ہیں بلکہ دین و دنیا کی جس چیز کی بھی خواہش ہوتی حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوتے تھے کیونکہ ان کا یہ ایمان و ایقان تھا کہ خدا جس کو جو کچھ دیتا ہے اپنے محبوب کریم علیہ التحیۃ والثناء کے صدقے دیتا ہے اور اس کا محبوب ﷺ جو کچھ کسی کو دیتا ہے اپنے رب کے فضل و کرم سے دیتا ہے۔

بہرحال قبلہ قاضی صاحب علیہ الرحمۃ جب یہ تقریر کر چکے تو وہ ہندوؤں کی لڑکی جس کو اپنے سوال پر بڑا ناز تھا کہ کوئی بھی نہ اس سوال کا جواب کیسے ہو سکتا ہے۔ اس نے یہ بھی لکھ کر بھیجا تھا کہ اگر آپ اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے تو کم از کم میرے سوال کو مجمع کے سامنے پڑھ کر ضرور سنائیں۔ لیکن قبلہ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کی اس وقت عمر تقریباً ستر برس تھی آپ نے سوال کو پڑھ کر بھی سنایا اور اس کا جواب بھی دیا۔ کہتے ہیں اس جواب کو سن کر وہ لڑکی مسلمان ہو گئی تھی۔

الغرض بات کہاں سے کہاں نکل گئی۔ میں عرض کر رہا تھا کہ رب نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اے محبوب! آپ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو جائیں یہاں آ کر وہ استغفار کریں۔ اور پھر بات یہیں پر ختم نہیں کی بلکہ فرمایا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ میرا محبوب ان کے لئے بخشش کی دعا کرے کہ مولا! یہ میری بارگاہ میں آ گئے ہیں اس لئے ان کو معاف کر دے، معاف کر دے۔ پھر جب وہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں آئیں گے اور حضور ﷺ ان کیلئے بخشش طلب کریں گے تو کیا ہوگا لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا وہ خدا کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بہت رحم فرمانے والا پائیں گے۔ رب کائنات کی یہ صفت دائمی اور ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی وہ رب تو اب سے تو ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا۔ وہ خدا ہر وقت تواب ہے لیکن اگر کسی نے رب کی شان تواب کی جھلک دیکھنی ہو تو وہ حضور ﷺ کے در دولت پر حاضر ہو جائے پھر دیکھو اے محبوب کریم علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ سے یہ

جو شخص تھا۔ سوات میں ایک شاعر ہوئے ہیں جن کا نام ... تھا۔ شہیدی ان کا تخلص تھا۔ اصل میں ان کا نام تھا۔ آپ نے سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں نعت شریف لکھی۔ نعت کے آخر میں لکھتے ہیں کہ

تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

رسول اللہ ﷺ میری عرض ہے کہ میری نعت اور میرے یہ شعر جب منظور ہو جائے اور جب میری موت ہو جائے اور میری روح کا پرندہ آزاد ہو تو وہ آپ کے روضہ پاک کے سامنے درختوں پر جا بیٹھے۔ یہ التجا شہیدی نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کی تھی۔ اس وقت حضور ﷺ کے دربار اقدس کے سامنے درخت نہیں تھے بلکہ جب 1976ء میں گیا تھا اس وقت بھی وہاں کوئی درخت نہیں تھے۔ بہرحال شہیدی نے عرض کرنے سے مراد یہ تھی کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے موت آئے تو آپ کے در مقدس پر آئے۔ پھر ایسے ہی ہوا، شہیدی حج کرنے کیلئے گیا، حج کیا، حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، موت کا فرشتہ پہنچا اور حضور ﷺ کے قدموں میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے سو گیا۔ جس طرح حضور ﷺ سے مانگا تھا، حضور ﷺ نے اسی طرح نوازا۔ درحقیقت بات بھی یہی ہے کہ کوئی اس محبوب سے مانگ کر تو دیکھے لیکن شرط فقط یہ ہے کہ مانگنے کا سلیقہ ہو، پھر اس کریم کی بارگاہ سے کوئی خالی نہیں لوٹتا لیکن اکثر لوگوں کو مانگنے کا طریقہ ہی نہیں آتا۔

کہتے ہیں کہ سکندر بادشاہ کے پاس ایک فقیر آیا۔ آ کر کہنے لگا بادشاہ سلامت! مجھے ایک روپیہ دیجئے۔ سکندر نے کہا کہ یہ سوال میری شان کے لائق نہیں کیونکہ میں بادشاہ وقت ہوں اور تو مجھ سے صرف ایک روپیہ مانگ رہا ہے۔ فقیر کہنے لگا اچھا پھر مجھے فلاں صوبے کا گورنر بنا دیجئے۔ سکندر نے کہا کہ یہ سوال تیری شان کے لائق نہیں کہ ایک منگتا ہو کر صوبے کا گورنر بننے کی خواہش رکھتا ہے۔ بات کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی حضور ﷺ کی بارگاہ میں جائے۔ سراپا سوالی و نیاز بن کر جائے۔ اور ان عقائد کے ساتھ جائے کہ دین و دنیا کی نعمتوں کے مالک میرے آقا ہیں اور پھر حضور ﷺ سے مانگے کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر مرنا ہے تو اپنی گلی میں رکھ لیجئے، ادھر ادھر پھرتے یہ زندگی بیت گئی ہے اب ہمیں اپنا بنا لیجئے۔ جب یہ ایمان ہوگا تو اللہ کے فضل و کرم سے، بڑے بڑوں کی بات تو چھوڑیئے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ مانگے تو ان کو کیا ملا،

[illegible]

... [illegible] اللہ کے فضل و کرم سے ... [illegible]

[illegible] ... حضور ﷺ [illegible] ...

[illegible] ... سرکار ﷺ کی [illegible] ... حضور ﷺ [illegible] ...

[illegible] ... محبوب [illegible] ... جب یہ اعتقاد ہوگا تو [illegible] ﷺ کی بارگاہ میں سب کچھ ملے گا اور کوئی خالی نہیں لوٹے گا۔ بے شمار ایسے واقعات ہیں کہ حضور اکرم علیہ التحیۃ والثناء نے [illegible] کی داد رسی فرمائی اور ان کو خالی نہیں لوٹایا۔ [illegible] ﷺ [illegible] آپ کے وصال [illegible] حضور ﷺ [illegible] روضہ مقدسہ [illegible] ...

[illegible]

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] ان کی کتب میں موجود ہے [illegible] ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ [illegible] کا مہمان ہوں اور میں تین دن سے بھوکا ہوں یہ بات [illegible] خواب میں سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے تو آپ [illegible] روٹی عطا فرمائی۔ [illegible] بیدار ہوئے تو دیکھا کہ بقیہ آدھی روٹی [illegible] ہاتھ میں تھی۔

رب العالمین کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے محبوب کے روضہ مقدسہ کی حاضری کا شرف عطا فرمائے اور [illegible] طرح جانے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح حضور ﷺ کے سچے عاشق جاتے ہیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین طہٰ و یٰسین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِين ۝

☆ ☆ ☆

علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر 7

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال ھل ترون قبلتی ھھنا فواللہ ما یخفی علی خشوعکم ولا رکوعکم انی لاراکم من وراء ظھری وفی روایۃ انس اتموا الرکوع والسجود فوالله انی لاراکم ... وفی روایۃ مسلم واللہ لا بصر من ورائی کما ابصر من بین یدی فانی اراکم امامی ومن خلفی (بخاری شریف ... مسلم شریف ...)

[illegible] اور مسلم شریف میں ہے کہ [illegible]

[illegible] ﷺ نے [illegible] فرمایا لوگو تم کیا سمجھتے ہو کہ میرا منہ قبلہ کی طرف ہے [illegible] ہوں اور تم جو میرے پیچھے کھڑے ہو مجھے تمہاری کوئی خبر نہیں [illegible] تم یہ سمجھتے ہو تو یاد رکھو تمہارا یہ خیال غلط ہے) خدا کی قسم تمہارے رکوع اور تمہارے سجدے [illegible] ہوئے نہیں ہیں (بلکہ) خدا کی قسم (نماز پڑھتے ہوئے) جو تمہارے دل کی حالت اور کیفیت ہوتی ہے میں اس کو بھی جانتا ہوں (اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ خصوصیت بھی عنایت [illegible] اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

[illegible]

[illegible] خشوع کا تعلق دل کے ساتھ ہے [illegible] اللہ کی قسم اٹھا کر فرماتے ہیں [illegible]

[illegible]

حدیث نمبر 8

عن [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] [illegible]

☆ قارئین کرام [illegible] حدیث [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ترجمہ: بخاری شریف اور مسلم کی روایت ہے کہ جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے، ابو مرثد غنوی اور حضرت زبیر بن العوام (رضی اللہ عنہم) کو فرمایا تم چلے جاؤ یہاں تک کہ تم روضہ خاخ میں پہنچ جاؤ [illegible] وہاں تمہیں ایک مشرک عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا دیا ہوا ایک خط ہوگا اس سے چھین کر لے آؤ [illegible] علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم اپنے گھوڑوں پر تھے (رسول ﷺ کا حکم پا کر فوراً اس طرف چل پڑے) چنانچہ جس جگہ کے متعلق جناب رسول ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہیں وہ عورت اس مقام پر ملے گی، بالکل اسی جگہ ہمیں وہ عورت مل گئی جو کہ اپنے اونٹ پر سوار جا رہی تھی، ہم نے اسے پکڑ لیا اور کہا خط نکال۔ وہ کہنے لگی میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے اس کی تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی خط نہ ملا۔ [illegible] ہم نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان غلط نہیں ہو سکتا۔ (جب آپ نے فرمایا ہے تو ضرور تیرے پاس خط موجود ہے) یا تو خود خط نکال کر دے دے یا پھر ہم تیرے کپڑے اتار کر بھی تیری تلاشی لیں گے جب اس نے دیکھا کہ یہ کسی طرح جان نہیں چھوڑیں گے تو مجبوراً اپنے تہبند کے نیچے سے خط نکال کر دے دیا اور ہم وہ خط لے کر حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

قارئین کرام! بخاری شریف اور مسلم شریف کی صحیح حدیث کو بار بار پڑھیں اور سوچیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عورت اس خط اور اس بات کی بھی اطلاع فرما دی کہ تمہاری اور اس کی ملاقات کس جگہ پر ہو گی، اور پھر صحابہ کرام حضور کے علم شریف میں کتنا پختہ ایمان تھا کہ کافی کوشش کے باوجود بھی اگر خط نہیں مل سکا تو یہی کوتاہی سمجھی لیکن فرمان رسالت میں ذرا بھی شک نہ کیا۔

حدیث نمبر 9

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ ﷺ اذا ذھب الی قباء یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت تحت عبادة بن الصامت فدخل علیھا رسول اللہ ﷺ فاطعمتہ فنام رسول اللہ ﷺ ثم استیقظ یضحک قالت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھذا البحر ملوکا علی الاسرة او قال مثل الملوک علی الاسرة شک اسحاق قلت ادع اللہ ان یجعلنی منھم فدعا لھا ثم وضع راسہ فنام ثم استیقظ یضحک فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھذا البحر ملوکا علی الاسرة فقلت ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال انت من الاولین فرکبت البحر زمان معاویہ فصرعت عن دابتھا حین خرجت من البحر فھلکت (بخاری شریف ۱/ ۳۹۲،۳۹۵، ۲/ ۱۰۳۲،۹۲۹، مسلم شریف ۲/ ۱۴۲، ترمذی شریف ۱/ ۱۹۸، نسائی شریف ۲/ ۶۰، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵/ ۲۹۶، دلائل النبوة ۶/ ۴۵۱، ابوداؤد شریف ۱/ ۳۳۸، نسائی ۲/ ۵۵، ابن ماجہ ۱۹۹)

ترجمہ: بخاری شریف اور مسلم شریف میں جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ (جب کبھی اپنی رضاعی خالہ) حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے وہ آپ کو کھانا کھلایا کرتی تھیں اور حضرت ام حرام (مشہور صحابی رسول) جناب عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، ایک مرتبہ جناب رسول کریم ﷺ حضرت ام حرام کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت ام حرام نے آپ کے سامنے کھانا پیش کیا پھر حضرت ام حرام نے حضور کے سر مبارک میں کنگھی کی بعد ازاں آپ وہیں سو گئے جب آپ بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے، جناب ام حرام عرض کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں ہنس رہے ہیں آپ نے فرمایا خواب میں (اور یہ ایک حقیقت ہے کہ انبیائے کرام کا خواب بھی وحی ہوتا ہے) میں نے اپنی امت کا ایک لشکر دیکھا جو سمندر پر اس طرح سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے جس طرح بادشاہ اپنے تخت پر متمکن ہوتے ہیں۔ ام حرام فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان مجاہدین میں شامل فرما دے، آپ نے دعا فرمائی اور فرمایا تم انہی میں سے ہو پھر آپ سو گئے اور پھر ہنستے ہوئے جاگے، ام حرام فرماتی

[illegible]

سبحان اللہ کتنی پیاری حدیث ہے [illegible] کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو کس قدر علوم غیبیہ سے [illegible] کہ آپ نے [illegible] پہلے لشکر [illegible] شامل ہوگی لیکن [illegible] لشکر میں شامل [illegible] چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ [illegible] خلافت میں جب آپ [illegible] کے ہمراہ [illegible] میں شامل ہوئیں [illegible] گئیں۔ اسی طرح آپ [illegible] پہلے بحری لشکر میں تو شامل ہو گئیں لیکن دوسرے لشکر سے پہلے [illegible] دوسرے لشکر میں شامل نہ ہو سکیں جناب محمد [illegible] ﷺ [illegible] پہلے بیان فرما دی [illegible]

پوشیدہ بات کیا ہے [illegible]
[illegible] غیب کے جب راز داں ہیں آپ

حدیث نمبر 10

عن ابی حمید الساعدی قال غزونا مع النبی ﷺ غزوہ تبوک فلما جاء وادی القری اذا امرأة فی حدیقة لها فقال النبی ﷺ لاصحابه اخرصوا وخرص رسول الله ﷺ عشرة اوسق فقال لها احصی ما یخرج منها فلما اتینا تبوک قال اما انها ستهب اللیلة ریح شدیدة ولا یقومن [illegible] کان معه بعیر فلیعقله فعقلنا وهبت ریح شدیدة فقام رجل فالقته بجبلی طیء [illegible] وادی القری قال للمرأة کم جاءت حدیقتک قالت عشرة اوسق خرص رسول الله صلی الله علیه وسلم

[illegible]

کے پاس اونٹ ہے وہ اسے [illegible] [illegible] پس اسی طرح ہوا [illegible] چنانچہ [illegible] ﷺ [illegible] کر دی کہ ایک شخص اس وقت [illegible] کر کے پہاڑوں میں پھینک دیا۔ جب آپ واپس لوٹ کر وادی قریٰ میں تشریف لائے تو آپ نے اس (باغ والی) عورت سے پوچھا تیرے باغ سے کتنا پھل حاصل ہوا اس نے کہا پورے دس وسق۔ جتنا حضور نے اندازہ لگایا تھا۔

☆ قارئین کرام! آپ اس صحیح حدیث کو [illegible] بار بار پڑھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کو کس قدر علوم غیبیہ سے [illegible] کیا تھا۔ کہ آپ نے [illegible] آندھی [illegible] اطلاع دے دی اور صحابہ [illegible] یقین بھی کر لیا۔

ان کی آنکھوں سے بھلا محجوب رہ سکتا ہے کیا
خالق [illegible] دیکھی ہے جنہوں نے بے حجاب

اسوۂ حسنہ...... منارۂ نور

(تقریر حضور [illegible])

[illegible]

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

کامیابی کا راز [illegible] ہے۔ یہاں عزت کیا [illegible]

[illegible]

[illegible] فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ

[illegible]

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

یہ سورۂ احزاب کی آیت ہے [illegible] یرجو اللہ والیوم الآخر [illegible]

[illegible] (بچو)

لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر جسے یہ امید ہے کہ قیامت کا دن آنا ہے وہاں حساب کتاب ہونا ہے رب نے بہت سخت امتحان لینا ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔ یہاں جو ذرہ بھر نیکی کرے گا وہاں اسے پتا چل جائے گا اور یہاں جو ذرہ بھر بدی [illegible] قیامت [illegible] سامنے آ جائے گی [illegible] سخت امتحان۔ اور وہ شخص جسے یہ امید ہے کہ امتحان ہوگا (بعض نے فرمایا امید سے مراد ہے یقین) [illegible] کامیاب ہوں گا [illegible] رسول کی زندگی بہترین [illegible] ہے۔

وذکر اللہ کثیرا

[illegible] اللہ کا کثرت سے [illegible] ذکر کرتا ہے۔

جو اللہ سے غافل ہے [illegible] غافل ہو جائے تو [illegible] ہے۔ جسے رب یاد نہیں آیا [illegible] کرنے میں لگا رہا [illegible] ان کے ذہن میں پرورش پاتی رہیں۔

تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

[illegible] DC تک جاؤں [illegible]

[illegible]

اسوہ حسنہ کے بعد کسی اسوہ کی ضرورت نہیں [illegible]

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ

تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ) کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

[illegible]

پہلا وقت وہ تھا جب ایک وقت میں [illegible]

480 [illegible] 460 [illegible]

[illegible] لا الٰہ الا اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

... حضور ﷺ ... کیا ... سال ... ؟

چالیس (۴۰) سال تک جو حضور ﷺ کو جانتے تھے ... میں رب کا رسول ہوں۔ چھپایا کیوں تھا۔ تا کہ ان کو پتا چل جائے کہ میری زندگی گزری ... حضور ﷺ کی ... اور بعثت زندگی اتنی پاکیزہ ہے ... کہ بعثت بعد والی زندگی کی دلیل بن گئی ہے وہ۔ سرکار ﷺ نے فرمایا تھا ... اور میں کوئی بات کہوں تو کیا مان لو گے؟

... ساحر، شاعر، کذاب ... کبھی آپ ﷺ میں جھوٹ کا تجربہ کیا ہی نہیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کا نام ... لوگوں سے مال پر قبضہ کر لیتے تھے اور جس کا زور چلتا تھا یوں کہہ لیں کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کی صورت تھی ... حضور علیہ السلام کی بعثت کے بعد کا قصہ ہے۔ ابوجہل نے اس تاجر کا سامان لے لیا اور کہا پیسے نہیں ... ہم ... میں تمہارا ادب و احترام کرتے ہیں، تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ انہوں نے ... ان سے جا کر بات کرو۔ وہ آپ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کی کہ ...

[illegible]

[illegible] حضور ﷺ سے [illegible]

[illegible] اور یہی حق ہے [illegible]

[illegible] ایک اونچی پہاڑی ہے اور یہ اس پہاڑی پر [illegible]

[illegible] دوسری جانب کو بھی دیکھتا ہے اور اس جانب کو بھی [illegible]

[illegible] وہ فرش کو بھی دیکھتا ہے عرش کو بھی دیکھتا ہے [illegible]

[illegible] نبی نے سمجھایا ہے یہ قصور اسی طرح بنا ہے [illegible] کے مالک تھے [illegible]

[illegible] کے گھر پیدا ہوا اس کو ابھی تک [illegible] بات کا [illegible] پتا چلے کہ نبی کی شان کیا ہے [illegible]

[illegible] سرکار [illegible]

[illegible] حضور ﷺ [illegible]

[illegible] مقصد [illegible] حضور ﷺ نے اس قوم کو بتایا اور اس قوم [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible] تو حق خود بخود ثابت ہو جاتا ہے۔ گویا ساتھ ہی نبی پاک ﷺ سے [illegible]

[illegible] سچ بولو [illegible]

[illegible] آپ ظلم کرتے ہوتو [illegible]

[illegible]

بی [illegible] کہ تمہیں بتاتے ہیں کہ میں امین بھی ہوں میں صادق بھی ہوں۔ یہ میری ساری حیات مقدسہ تمہارے سامنے [illegible] میری یہ ساری زندگی [illegible] تو تمہیں ماننا پڑے گا کہ رب ایک ہی ہے۔ وہ کتنا بڑا رب ہے جس نے تمہارے درمیان رہ کر [illegible] مجھے [illegible] یہ محبوب کریم علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] کی حیات طیبہ کو رب نے فرمایا اسوۂ حسنہ۔ یہ بہترین نمونہ ہے۔ [illegible] کردار کا [illegible] کے پاس نہیں۔ یہودیوں کے پاس نہیں۔ بدھ مت والوں کے پاس نہیں ہندوؤں کے پاس نہیں جو [illegible] پھر اتنا عظیم ہونے کے باوجود [illegible] کہتے تھے الصادق اب بھی سرکار کے مخالف آپ ﷺ کی عظمت کردار کو مانتے ہیں۔ [illegible] حضور ﷺ کی بات کرتے ہیں تو عظمت کردار ہی کی بات کرتے ہیں۔ یہ گاندھی کتنا [illegible] لیکن سرکار علیہ السلام [illegible] جب بات کرتا تھا تو کردار کی بلندی کی بات کرتا تھا

اغیار بھی حضور ﷺ کی بلندی کردار کو مانتے ہیں

جب پاکستان بنا تو مجھے وہ وقت یاد آتا ہے۔ میں تیسری جماعت میں پڑھتا تھا [illegible] اس وقت [illegible] بیچ میں سے گزر کر آئے ہیں۔ ادھر ہمارے [illegible] تھے۔ ایک طرف سکھ ڈنڈے برچھیں وغیرہ نکال رہے تھے [illegible] مجھے یاد [illegible] آتی ہیں [illegible] کے بعد۔ [illegible] اور جس طرح انہوں نے گولی چلائی ہے اور جو کچھ کیا، اس طرح لگتا تھا جس طرح [illegible] کا مطلب یہ ہے کہ سکھوں ہندوؤں نے بڑا ظلم کیا اس وقت۔ اس کے باوجود جہاں کہیں وقت آیا ہے انہیں [illegible] کہ جو مسلمانوں کے قاتل تھے [illegible] تھے۔ امرتسر میں انہوں (سکھوں ہندوؤں) نے قتل عام کیا۔ مسلمان خواتین کے سروں سے انہوں نے دوپٹے اتار لیے بے ایمانوں نے۔ پھر وہاں نہرو آیا۔ نہرو دہریہ تھا، یہ روایتی ہندو نہیں تھا۔ بت پرست نہیں تھا۔ دہریہ تھا۔ کسی خدا کو نہیں مانتا تھا۔ [illegible] مذہب ہی ایسا ہے کہ اس کا مذہب ہی کوئی نہیں۔ 32 کروڑ خداؤں کو مانے پھر بھی ہندو اور کسی کو خدا نہ مانے پھر بھی ہندو۔ یہ عجیب قسم کا مذہب ہے۔ نہرو نے کہا تھا کہ ہمارا مذہب ایسا ہے کہ جس میں ایک عقیدہ نہیں سارے عقیدے ہی اس میں پائے جاتے ہیں۔ بہرحال نہرو کھڑا اظہار کر رہا تھا۔

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

[illegible] آنکھوں میں [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] The Quran, Bible and Science [illegible]

[illegible]

[illegible] قوم میں قرآن موجود [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

ومن اصدق من اللہ قیلا [illegible] قرآن [illegible]

ومن اصدق من اللہ حدیثا [illegible]

[illegible] محبوب [illegible] حکومت [illegible]

[illegible] تعلیم دی ہے [illegible]

کسی ایک پہلو کو آپ دیکھیں۔ یہ محبوب بے مثال [illegible]

[illegible] تو نماز نہیں ہوتی [illegible] ﷺ

کو سامنے رکھو۔ صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

[illegible] ﷺ [illegible] چنانچہ [illegible] حضور ﷺ [illegible]

مسکرانے کا ذکر کرتا ہے اور ساتھ بتاتا ہے کہ اس طرح [illegible] ﷺ [illegible] دیکھتا ہے چشم تصور سے کہ حضور مسکرا رہے ہیں۔ اس طرح

صحابہ کرام نے سرکار سے ساتھ پیار کیا ہے۔

کمالات سیرت اسلام کی حقانیت کی دلیل ہیں

عزیزان گرامی قدر! اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہم [illegible] ہم دیکھیں کہ ہمارے محبوب ﷺ نے زندگی

کس طرح گزاری ہے [illegible] سرکار کا غریبوں کا خیال رکھنا [illegible]

[illegible] عرض کی حضور میں حاتم کی بیٹی ہوں تو سرکار نے فرمایا تیرے باپ میں مومنوں جیسی صفت تھی۔ آپ ﷺ نے چادر بھی عطا فرمائی سواری کا

[illegible] عطا فرمایا وہ چلی گئی اور اپنے بھائی عدی کو خط لکھا۔ یہ عدی اپنا علاقہ چھوڑ کے بھاگ چکا تھا۔ بہن نے لکھا تو آ جا ان کے پاس پہنچ جا۔ تو

عقلمند ہے تجھے سمجھ آ جائے گی [illegible] بادشاہ ہے یا اللہ کا نبی ہے۔ اگر بادشاہ ہے تو عزت ملے گی تجھے کیونکہ بہت کریم بادشاہ ہے۔ اگر نبی ہیں تو اَلسّٰبِقُوْنَ

الْاَوَّلُوْنَ میں شامل ہو جانا تم پیچھے کیوں رہتے ہو۔ آگے بڑھو۔ وہ اپنی بہن کو عقلمند سمجھتا تھا چنانچہ آیا۔ سرکار مسجد میں تشریف فرما ہیں اور میں پہ

وہ بھی پاس بیٹھ گیا۔ عرض کی میں عدی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو عدی بن حاتم ہے۔ عرض کی، میں عدی ہوں۔ حضور ﷺ انہیں ساتھ لے کر

[illegible]

یہ ... مکمل ... حکومت ... مشرف صاحب ... شہروں میں بھی ... [illegible]

... حکومت ہے ... [illegible]

... سلمان ہو گئے ... نبوت ... خصوصیات میں ... [illegible]

... رکھا ہے۔

نبی کا طبیعتوں اور ذہنوں پر اثر ہوتا ہے

یاد رکھیں کہ نبی کا اثر ہوتا ہے طبیعتوں میں۔ لوگوں کے ذہنوں پر سوچوں پر۔ مشہور طبیب بوعلی سینا ... کر رہا تھا۔ ساتھ ایک دوست بھی تھا۔ ایک دن اس نے کہا کہ رب نے تمہیں اتنا علم عطا فرمایا ہے تو تم نبوت کا دعویٰ کیوں نہیں کر دیتے۔ تم ... قائل ہو جائے گا سارے عالم ... بوعلی سینا کہنے لگا کہ اس کا جواب میں تمہیں پھر کسی دن دوں گا۔ ... کہ جا میرے لئے لوٹے میں پانی لے آ تاکہ میں وضو کر لوں۔ وہ کہنے لگا سردی بہت ہے، میں نہیں جا سکتا تو خود جا اور لے آ۔ بوعلی سینا نے کہا ٹھیک ہے۔ دو چار دن بعد پچھلے رات کا وقت ... سردی ہے۔ برف باری ہو رہی ہے۔ ایک آدمی اس آدھی رات کو کنویں سے پانی نکال رہا ہے اور نہا رہا ہے۔ بوعلی نے کہا یہ دیکھو یہ کون ہے؟ کہا ہاں ایک آدمی نہا رہا ہے۔ بوعلی سینا نے کہا بتا اتنی سردی میں یہ کس کا حکم ہے۔ سوچ کر اس نے کہا یہ تو نبی پاک ﷺ کا حکم ہے۔ بوعلی سینا نے کہا کہ چار سو سال گزر گئے ہیں نبی پاک ﷺ کو پردہ فرمائے ہوئے اور آپ (ﷺ) کے حکم کا اثر یہ ہے کہ ایک آدمی مدینہ شریف نہیں ... اتنے میں بیٹھے نبی کے حکم پر عمل کرتے ہوئے آدھی رات کو سخت سردی میں ٹھنڈا پانی نکال نکال کے پاک ہونے کے لئے نہا رہا ہے اور میں نے تمہیں کہا تھا کہ پانی کا لوٹا لے آ تو تو نے انکار کر دیا تھا۔ کیوں؟ اسلئے کہ نبی کا ایک اپنا اثر ہوتا ہے۔ اور وہ اسی میں ہوتا ہے کسی اور میں نہیں ہوتا۔ اور میں کہتا ہوں کہ جس نبی نے پتھروں سے کلمہ پڑھوایا۔ جس نبی کے اشارے پر درو دیوار سے لا الہ الا اللہ کی آوازیں آتی ہیں جس نبی کے چلنے پر پتھر السلام علیک یا رسول اللہ کہتے ہیں اس نبی کا ذکر کون محدود کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

حضرت خضر

بزرگان دین

وہ تو زے تو کلیاں شگفتہ ہوئی تھیں

قرآن پاک میں حضرت خضر کا نام تو نہیں لیا گیا مگر انہیں

حضرت خضر علیہ السلام حضور نبی کریم کی بارگاہ میں

[illegible] شریعت سے متعلق [illegible]
متعلق ہیں۔ [illegible] بھی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
میں لکھا ہے کہ [illegible] حضرت خضر [illegible]
حضرت خضر آپ کی شکل و صورت سے شناسا ہے۔ حضرت جی کا قول [illegible]
کی کتاب [illegible] میں موجود ہے کہ حضرت [illegible]
مبارک کے دروازے [illegible] مقدس میں رہتے ہیں [illegible]
[illegible] کے درمیان ملاقات [illegible] پڑھا کرتے تھے

حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت خضر علیہ السلام

صاحب تفسیر مظہری حضرت مجدد الف ثانی کی ایک روایت نقل کی ہے۔ آپ نے فرمایا میرے مراقبے کے دوران ایک دن حضرت خضر علیہ السلام میرے سامنے آگئے فرمانے لگے میں اور الیاس دونوں زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری روحوں کو اتنی طاقت بخشی ہے کہ ہم اپنے اجسام کے ساتھ جب چاہیں جہاں چاہیں چلے جاتے ہیں۔ ہم لوگوں کی دستگیری اور دادرسی کرتے ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے قطب مدار کا مددگار بنایا ہے۔ قطب مدار وہ ہستی ہوتی ہے جس کی وجہ سے کائنات [illegible] کا مدار چل رہا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی کے زمانہ میں قطب مدار کا مسکن ملک یمن میں تھا اور وہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ پر عمل پیرا تھے۔

حضرت خضر حضور ﷺ کے وصال پر حاضر ہوئے

خصائص حصین ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ رسالتمآب ﷺ کا وصال ہوا تو صحابہ کرام کے مجمع میں ایک ضعیف شخص نظر آیا جو نہایت خوبصورت بلند قد تھا داڑھی سفید تھی۔ رنگ گورا تھا۔ جسم توانا تھا۔ لوگوں کو ہٹاتا ہوا آگے بڑھا۔ حضور کے پاس کھڑے ہو کر رونے لگا۔ اور صحابہ کرام کی طرف منہ کر کے کہنے لگا۔ ہر مصیبت پر تسلی اور صبر ہر فوت ہو جانے والے کا جانشین اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ شخص محروم رہتا ہے جو اس کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتا۔ (معارف القرآن جلد ۵)

یہ بات کہہ کر وہ چلا گیا۔ حضرت صدیق اکبر نے کہا اسے بلاؤ وہ خضر ہیں۔ لوگ چاروں طرف دوڑے مگر وہ غائب ہو چکے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بتایا کہ وہ تو خضر تھے۔ جو حضور کے وصال پر آئے اور تسلی دے کر غائب ہو گئے۔ حضرت علی نے بتایا۔ میں ایسی پہچانتا ہوں وہ خضر ہی تھے۔ مگر وہ نہایت جلدی سے نکل گئے اور غائب ہو گئے۔ تفسیر روح البیان میں فصل الخطاب کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عمر ایک شخص کا جنازہ پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک اجنبی نے آواز دی ذرا ٹھہریے۔ مجھ کو بھی شریک ہونے دیں۔ نماز جنازہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص [illegible] مگر وہ شخص چپکے سے نکل گیا اور نظروں سے غائب ہو گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا یہ حضرت خضر تھے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ملاقات:

رباح بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ ۹۹ ہجری میں ایک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز کا ہاتھ پکڑے باتیں کرتے جا رہا تھا ابھی آپ نے خلافت کی ذمہ داریاں نہیں سنبھالی تھیں جب آپ واپس آئے تو میں نے پوچھا وہ بے تکلف آدمی کون تھا۔ جو اتنا قریب ہو کر آپ سے باتیں کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا تم بڑے خوش قسمت انسان ہو۔ حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے ہو وہ مجھے خلافت کی خوشخبری سنا رہے تھے اور فرمایا کہ ساتھ عدل و انصاف کی تلقین کر رہے تھے اور فرما رہے تھے خلافت، منہاج النبوت کی حیثیت رکھتی ہے۔

خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند سلسلہ نقشبندیہ کے بانی ہیں بخارا سے تین کوس دور قصر عارفاں آپ کا دارالارادت و دار مقرر رہا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں جوانی کے عالم میں اپنے پیر و مرشد کی تلاش میں بڑی بے قراری سے بیابانوں میں پھرتا رہتا تھا۔ ایک دن مجھے ایک سوار ملا۔ جس نے نمدے کا لباس پہنا ہوا تھا۔ گڈریوں کی لاٹھی کندھے پر رکھے ہوئے گھوڑے پر سوار جا رہا تھا۔ میں اپنے حال میں مست تھا وہ مجھے لاٹھی کی نوک سے ٹھوکر مارتا۔ کبھی کبھی میرا راستہ روک لیتا مگر میں اس کی پرواہ نہ کرتا وہ رباط قراول تک میرا پیچھا کرتا رہا ایک جگہ مجھے روک کر کہنے لگا آؤ یہاں بیٹھ کر کچھ باتیں کریں۔ میں نے پرواہ نہ کی۔ صبح حضرت سید امیر کلال کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے فرمایا بہاؤالدین رات حضرت خضر علیہ السلام تمہیں بلاتے رہے لاٹھی سے ٹھوکریں مارتے رہے۔ مگر تم نے توجہ نہیں دی۔ آپ نے عرض کی حضور دراصل میں آپ کے خیال میں اتنا مست تھا کہ کسی دوسری طرف توجہ نہ دے سکا (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ)

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ:

سلسلہ نقشبندیہ کے بانی رکنین میں تھے ایک دن اپنے استاد صدرالدین سے تفسیر قرآن پڑھ رہے تھے۔ ایک مقام پر اپنے استاد سے ایک مسئلے کی وضاحت چاہی آپ نے فرمایا۔ ایک وقت آئے گا کہ کوئی بزرگ اس مسئلہ کی وضاحت کر کے تمہیں مستفیض کرے گا حضرت خواجہ عبدالخالق فرماتے ہیں کہ اس دن

ہے میں [illegible] کی تلاش میں تھا [illegible] حضرت اولیاء اللہ [illegible] ان سے [illegible] کی وساطت حاصل کر سکوں۔ ایک دن حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی فرمانے لگے میں خضر ہوں میں تمہیں [illegible] چاہتا ہوں اور ایک سبق دیتا ہوں اسے [illegible] پڑھتے رہنا تمہارا مقصد حل ہو جائے گا اور اسرار الٰہیہ کے دروازے کھل جائیں گے۔

کچھ عرصہ بعد حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بخارا میں تشریف لائے۔ میں نے دیکھا کہ ان کی مجلس میں کچھ حضرت خضر [illegible] آیا جایا کرتے ہیں۔ حضرت نے ایک دن مجھے فرمایا خواجہ خضر تمہارے سبق (اور حق ادا [illegible])۔ [illegible] صحبت میں [illegible] اور [illegible] خواجہ عبدالخالق غجدوانی فرماتے ہیں۔ جب مجھے حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ یوسف ہمدانی کے سپرد کیا [illegible] اس وقت میری عمر [illegible] بائیس سال تھی۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ)

شیخ عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد طریقت حضرت شہاب الدین سہروردی کے ساتھ طواف حرم میں مصروف تھے طواف کے دوران آپ پر ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ آپ [illegible] سے لاتعلق ہو گئے آپ پر انوار الٰہیہ کی بارش ہو رہی تھی۔ [illegible] میں حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے۔

شیخ شہاب الدین سہروردی نے آپ [illegible] مگر عبدالقاہر سہروردی نے کوئی توجہ نہ دی۔ حضرت خضر تھوڑی دیر ٹھہرے رہے اور غائب ہو گئے حضرت ابو نجیب عبدالقاہر طواف سے فارغ ہوئے [illegible] کے گرد [illegible] پر نگاہ ڈالی۔ حضرت شیخ شہاب الدین [illegible] سلام کیا۔ آپ نے پوچھا آپ کو کیا ہو گیا تھا حضرت خضر علیہ السلام بذات خود تشریف لائے [illegible] آپ [illegible] عرض کی۔ کوئی بات نہیں خضر تو آتے جاتے رہتے ہیں طواف کے دوران مجھ پر انوار الٰہیہ کی جو بارش ہو رہی تھی۔ [illegible] اس وقت مجھے خضر کی کب ہوش تھی۔

گر تکلم شود بحر بخشش کریم،

ہم مشغول بحق تھے اگر ذرہ بھر غافل ہو جاتا تو قیامت تک محروم رہتا [illegible] وقت بار بار نہیں آتے ابھی دونوں حضرات باتیں کر رہے تھے کہ حضرت خضر دوبارہ تشریف لے آئے معذرت کرکے گفتگو شروع کی حضرت خضر نے فرمایا میں نے آپ کی کیفیت دیکھ لی تھی۔ تو وہاں سے چلا گیا تھا۔

نظم

یہ جو تو خام و بے باک نظر آتا ہے
تیرا انجام خطرناک نظر آتا ہے
ہر کلی مہر بلب، پھول پریشاں سارے
جیب سینہ ہے کہ صد چاک نظر آتا ہے
راہبر جس کو سمجھتے تھے غلط فہمی ہے
وہ تو اک رہزن سفاک نظر آتا ہے
اب امیر اہل نظر میں سے کسی کو چننا
یہ تو اندھا ہے، اسے خاک نظر آتا ہے
اس سے ہم تو یہ کسی اور کا گرویدہ ہے
بے وفا و بہت چالاک نظر آتا ہے
باغبانی کیلئے باغ میں آیا جب سے
قصرِ شرم وحیا پاک نظر آتا ہے
اس سے بڑھ کر بھی نہیں زہر ہلاہل کوئی
اس کی شیشی میں جو تریاک نظر آتا ہے
ایسا دہقاں جو خود کھیتی کو برباد کرے
بولو تم کو تہہ افلاک نظر آتا ہے؟
چیخنا چاہتا ہے ہوتا ہی نہیں ہے خاموش
دل بھی اب بستۂ فتراک نظر آتا ہے
نقشِ ثانی کے صدقے میں یہ حق گو آسی
بندۂ خواجۂ لولاک نظر آتا ہے

پروفیسر محمد حسین آسی

[illegible] ﷺ [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کرتے تھے "راعنا" حضور ہماری [illegible]

رعایت فرمائیے اس لفظ کو یہودیوں نے "راعنا" کر کے پڑھنا شروع کر دیا جس کا حق ہے ادا [illegible] اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ پوری آیت نازل فرمائی

یا ایھا الذین امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب الیم ○ اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔ ﴿سورۃ البقرہ آیت ۱۰۴﴾

معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں ہلکا لفظ بولنا حرام ہے اگر چہ توہین کی نیت نہ بھی ہو، اور توہین کی نیت سے بولنا کفر ہے، نیز جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے یا برے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کیلئے استعمال نہ کئے جائیں تاکہ دوسروں کو بدگوئی کا موقع نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ کو میاں نہ کہو کیونکہ میاں کے معنی مالک بھی ہیں اور خداوند بھی لہٰذا اب اللہ تعالیٰ کو مالک کے معنی میں بھی میاں نہ کہو۔ ﴿نور العرفان ص ۲۴﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنی تسبیح وتحمید سے پہلے اپنے محبوب پاک صاحب لولاک ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا حکم دیا ہے، فرمایا وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا اور اس رسول کی تعظیم اور توقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو ﴿سورۃ الفتح آیت ۹﴾

اس سے معلوم ہوا کہ ہر وہ تعظیم جو خلاف شرع نہ ہو، حضور ﷺ کی [illegible] کی جائے۔ یعنی ان کو اللہ یا خدا کا مثل نہ کہا جائے، انہیں سجدہ عبادت نہ کیا جائے باقی جو احترام کے الفاظ میں عرض کر دیں توقیر میں کوئی قید نہیں۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ جیسے لوگ مدینہ منورہ میں سواری پر سوار نہ ہوا کرتے تھے یہ اسی حکم کی توقیر سے ثابت ہے، پھر معلوم ہوا کہ ذکر مصطفےٰ ﷺ ذکر خدا سے بھی مقدم ہے کیونکہ ذکر خدا سے مومن اور

☆ اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو ﴿سورۃ الحجرات ۱﴾

☆ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ ﴿سورۃ الحجرات ۲﴾

☆ بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا ہے، انہی کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ ﴿ایضا ۳﴾

☆ بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، ان میں اکثر بے عقل ہیں ﴿ایضا ۴﴾

☆ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو، جب تک اذن نہ پاؤ ﴿سورۃ الاحزاب: ۵۳﴾

☆ رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے ﴿سورۃ النور: ۶۳﴾

☆ میرے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو ﴿سورۃ المائدہ ۱۲﴾

☆ وہ جو اس رسول پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا، وہی مراد کو پہنچے ﴿سورۃ الاعراف ۱۵۷﴾

☆ جو اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں، انہی کیلئے دردناک عذاب ہے۔ ﴿سورۃ التوبہ: ۶۱﴾

☆ بے شک جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت دنیا اور آخرت میں ﴿سورۃ الاحزاب ۵۷﴾

﴿جاری ہے﴾

قسط اول

یہودیت (ایک تجزیہ)

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہودیت یہودیت کی تعریف عام طور پر یوں کی جاتی ہے کہ یہودیت شریعت موسوی جس کی بنیاد تورات ہے اور یہودیوں کے مذہبی عقائد و نظریات کا نام ہے۔

لیکن کیا یہودی اس شریعت کی قدر تابعداری کرتے ہیں؟ اصل شریعت یعنی جناب موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ [illegible] سوال یہ ہے کہ کیا شریعت (تورات) [illegible] ان عقائد و نظریات کو جو انہوں نے داخل [illegible] یہ ہے؟ [illegible] بعد [illegible] ہیں۔ یہودیت کی یہ تعریف اس کی حقیقت سے کافی نہیں جاتی۔

درحقیقت حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے یہودا [illegible] کے کاسوں [illegible] اور احبار نے اپنے اپنے خیالات اور توہمات کے مطابق عقائد و رسوم اور مذہبی ضوابط کا جو ڈھانچہ صدیوں میں تیار کیا اس کا نام یہودیت ہے۔ یہ ڈھانچہ چوتھی صدی قبل مسیح سے بننا شروع ہوا اور پانچویں صدی بعد مسیح تک بنتا رہا۔ اللہ کے رسولوں کی لائی ہوئی ہدایت کا جو عنصر اس میں شامل ہے اس کا حلیہ بھی بگاڑ دیا گیا ہے۔

مختصر تاریخ

حضرت یعقوب علیہ السلام جن کا لقب اسرائیل (عبد اللہ یا بندہ) تھا حضرت اسحٰق بن ابراہیم علیہما السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کے [illegible] بیٹوں [illegible] حضرت یعقوب علیہ السلام کے ان تمام بارہ بیٹوں کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔ [illegible] حیثیت حاصل کر لی اور یہودیہ کے نام سے ایک سلطنت قائم کر لی۔ بعد میں بنی اسرائیل [illegible] منظر میں چلے [illegible] حاصل کر لی تو تمام بنی اسرائیل یہودی [illegible] یہودی ایک قوم کا نام بھی [illegible]۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] قبل [illegible] شریعت پر کاربند ہونے کے مدعی تھے۔ تاہم تاریخ بتاتی ہے کہ اپنے انبیاء علیہم السلام سے وفا کسی دور میں بھی ان کی سرشت میں شامل نہیں رہی تھی بلکہ بے شمار انبیاء کرام علیہم السلام کو ناحق شہید [illegible] بھی ان کے سر ہے اور ان کی پاکیزہ اور چراغ توحید سے [illegible] تعلیمات کے برعکس وہ آہستہ آہستہ بت پرست بن چکے تھے۔ متعدد دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے [illegible] چند مشہور دیوتا تھے۔ مشہور ترین یہوواہ تھا۔ جس کا نام لینا سخت ترین گستاخی پر محمول کیا جاتا اور نام لینے والے کو [illegible] کر دیا جاتا تھا۔ چنانچہ [illegible] صحیح [illegible] یہودی [illegible] میں یہ 6823 مرتبہ آیا ہے۔ یہوواہ [illegible] مختلف [illegible] انسائیکلوپیڈیا میں صحیح تلفظ یہوہ بتایا گیا ہے۔ بہر حال [illegible] صفات میں بتدریج اضافہ کیا گیا اور اس کے ٹھکانے بھی بدلتے رہے [illegible] کی تعمیر کے بعد یہوواہ وہاں منتقل ہو گیا اور یہی اس کی مستقل قرارگاہ ٹھہرائی گئی۔

[illegible]

... 40 ... [illegible]

یہودی فلسطین میں ... [illegible] ... فلسطین میں داخل ... [illegible] ... پر قبضہ کر کے مختلف علاقے ... [illegible]

حضرت داؤد علیہ السلام: ان کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نے ... شاہ جالوت کو ایک لڑائی میں قتل کر کے ریاست حاصل کی ... آپ طالوت کی طرف سے لڑ رہے تھے جو بعد میں آپ کے سسر بنے۔ آپ ... کی وفات کے بعد ... اور یہ طاقتور سلطنت کی ... آپ نے ... متعدد علاقے فتح کیے۔ آپ نے ... یروشلم کو فتح کیا اور وہاں خدا کے حکم سے بیت المقدس کی بنیاد رکھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام: آپ حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے اور ان کی وفات کے بعد تخت نشین ہوئے۔ آپ نے بیت المقدس مکمل کیا۔ آپ کے عہد میں بنی اسرائیل نے خوب ترقی کی۔

اسرائیلیہ اور یہودیہ: حضرت سلیمان علیہ السلام کے وصال کے بعد قوم بنی اسرائیل کا اتحاد ختم ہو گیا اور حکومت دو حصوں میں منقسم ہوئی۔ شمالی حکومت اسرائیلیہ کہلائی جس کا دار السلطنت سامریہ تھا۔ جنوبی حکومت کا پایہ تخت یروشلم تھا یہ حکومت یہودیہ کہلانے لگی۔ اول الذکر حکومت کو آشوریوں نے ۷۲۲ ق م میں ختم کر دیا۔ یروشلم کی یہودیہ حکومت 1,1/2 سو سال سے زائد عرصہ قائم رہی۔

یہودیوں کی زبوں حالی: بابل کے بادشاہ بخت نصر نے ۵۹۸ قبل مسیح میں یروشلم سمیت پوری دولت یہودیہ کو مسخر کر لیا۔ جبکہ یہودیہ کا بادشاہ اس کے پاس قیدی بن کر رہا۔ پھر ۵۸۷ قبل مسیح میں بخت نصر نے

[illegible] ... علاقوں سے نکال دیا گیا ... [illegible] ... یہودی متعدد حکومتوں کے ماتحت ... سکندر اعظم کے ... یونانیوں نے یہودی مذہب ... کی شدید کوشش کی ... کے طور پر یہودی آمادہ بغاوت ہو گئے اور تنگ و دو کے بعد انہوں نے ایک یہودی حکومت بالآخر بنا لی۔ لیکن اس حکومت کا مذہب سے تعلق برائے نام تھا ... خانہ جنگی چھڑ گئی۔ یہودی حکومت نے ... سے بچنے کے لیے رومیوں سے مدد چاہی۔ چنانچہ رومی فاتح پومپی ۶۳ ق۔م میں مدد دینے کے بہانے فلسطین پر قابض ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی یہودیوں کی طویل غلامی کا ایک اور سلسلہ شروع ہو گیا ... خود ... عیسائی حکومتوں نے ان پر وہ مظالم ڈھائے ... عیسائیت ... (لیکن آج یہودی انہیں کے ساتھ مل کر عالم اسلام کے خلاف پوری دنیا میں سرگرم عمل ہیں) ۶۳ء اور ۶۶ء کے درمیان یہودیوں نے بغاوت کی جسے ... میں دبا دیا گیا۔ ایک لاکھ 33 ہزار مارے گئے 67 ہزار غلام بنائے گئے اور ... یہود ... جس طرح ظلم و ستم کا تختہ مشق بنایا گیا، قلم اس کو بیان کرنے سے عاجز ہے۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے اپنی کتاب دعوت اسلام کے صفحہ ۹۳ پر لکھا ہے۔

"ساڑھے تین سو برس تک سلطنت انگلستان نے یہودیوں کو اپنے ملک میں داخل ہونے نہیں دیا۔ لیکن یہودیوں کی قوم بڑی سخت جان تھی کہ دیگر مذاہب و خصوصاً عیسائیت کے تشدد کے باوجود وہ اپنے آپ کو باقی رکھ سکی۔ اس کوشش میں ان کو مسلمانوں کی رواداری سے کافی سہارا ملا"

۱۳۲ء میں انہیں فلسطین سے نکال باہر کیا گیا اور یہ مختلف علاقوں میں جا بسے۔ جو یہودی جزیرہ عرب میں آ کر بس گئے تھے انہوں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] چکے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نمبر کتب متروکہ	کتب متروکہ
۷۔ کتاب [illegible] شیث ۳	۲۱۔ کتاب سلیمان [illegible]
۸ کتاب [illegible]	۲۲۔ کتاب [illegible]
۹ کتاب مشاہدات [illegible]	۲۳۔ کتاب [illegible]
۱۰ کتاب مشاہدات موسیٰ	۲۴۔ کتاب تاریخ [illegible]
۱۱ کتاب پیدائش صغیر	۲۵ [illegible]
۱۲ کتاب قبولِ موسیٰ	۲۶ تاریخ [illegible]
۱۳ کتاب وصیت موسیٰ	۲۷۔ دعائے [illegible]
۱۴ کتاب [illegible]	۲۸۔ کتاب مقابیں (مقابیوں) اول
۱۵ کتاب معراج موسیٰ	۲۹۔ کتاب مقابیں (مقابیوں) دوم
۱۶ کتاب [illegible]	۳۰۔ ملفوظات [illegible]
۱۷ کتاب [illegible]	۳۱۔ کتاب معراج اشعیاء
۱۸ کتاب [illegible]	۳۲ کتاب [illegible]
۱۹ کتاب [illegible]	۳۳۔ کتاب جوبلی
۲۰ [illegible]	۳۴ کتاب حزقیل بابت [illegible]

۳۵۔ کتاب حزقیل بابت صدقیاہ [illegible]۔ بعض عیسائی [illegible] نے تین مزید کتب کا اضافہ کیا ہے۔ ۳۶۔ [illegible] کی وہ کتاب جس کا ذکر [illegible] باب ۱۰ آیت ۲۵ میں آیا ہے۔ ۳۷۔ [illegible] کا ذکر تواریخ دوم

[illegible] (388 [illegible])

کیا توریت جناب موسیٰ علیہ السلام نے لکھی تھی؟

[illegible] کے متعلق یہ علم نہیں کہ وہ کہاں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] گیا تو صرف [illegible] ۱۰۵۔ [illegible] یہ علم [illegible] ہے [illegible] کتاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا [illegible] صیغہ میں آتا ہے۔ [illegible] باب [illegible] ۱۵۲۱ [illegible] پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ موجودہ توریت میں اپنے مقامات اور [illegible] بھی ملتا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صدیوں بعد [illegible] مثلاً (مختلف چند نمونے) "پھر [illegible] سے کوچ کیا اور [illegible] ... پر ڈیرا کیا" (کتاب پیدائش ۳۵۔ ۲)

[illegible] کی کتاب [illegible] کی بنا پر بیت المقدس نے ایک [illegible] کا نام [illegible] ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ۷۰۰ سال بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا۔ ۲۔ [illegible] نام کا شہر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد قاضیوں کے زمانے میں بسایا گیا (قاضیوں ۱۸ ۲۹) جبکہ کتاب پیدائش ۱۴ [illegible] ۳۳ میں [illegible] نام کے شہر کا ذکر موجود ہے۔ ۳۔ کتاب استثناء باب ۳۴ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے۔ مفسرین بائبل کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ کسی اور نبی نے لکھ کر موسیٰ علیہ السلام کی کتاب میں شامل کر دیا ہے۔ اس کے مطابق آیت نمبر ۵ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر، آیت نمبر ۶ میں تدفین اور قبر کا ذکر جبکہ آیت ۱۰ تا ۸ میں وفات کے بعد کے حالات مذکور ہیں)

☆ ☆ ☆

جاگو شیرانِ اسلام

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موجودہ دور کی معاشرتی زندگی جس تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے بالکل اسی طرح نظریات تشکیل میں ایک طرف مذہب دشمن طاقتیں بھرپور آزادی اور روشن پرستی و عیاشی کے ذریعے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کی تعلیمات سے دور لے جانے کے لئے مصروفِ کار ہیں دوسری طرف کچھ خفیہ قوتیں دانستہ طور پر مسلمانوں کو ایک ایسی راہ پر ڈالنا چاہتی ہیں جو تعلیماتِ اسلامی کی روح سے مطابقت نہیں رکھتی۔ اس تشکیل میں نظریاتی قوتوں کی تمام تر توجہ نمایاں نوجوان نسل پر مرکوز ہیں کہ قوموں کی تقدیروں کے دھارے اسی طبقہ سے وابستہ ہوتے ان عوامل نے ہمارے تعلیمی اداروں کے ماحول کو بھی کافی حد تک متاثر کیا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ صورتحال نہ صرف ہمارے ایجوکیشنل اسٹینڈرڈ کو گرانے کا موجب ثابت ہوئی بلکہ مجموعی طور پر ہماری قومی نشوونما پر بھی اس کے منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں کیونکہ قوموں کی زندگی میں نوجوانوں کا ایک اہم کردار ہے نوجوان ایک مثالی معاشرہ قائم کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں اسی لئے تو بیسویں صدی کے ممتاز مفکر غزالی زماں رازی دوراں امام اہل سنت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی نے فرمایا تھا کہ

"اگر کسی قوم کی نوجوان نسل گمراہی کی دلدل میں
پھنس جائے تو زوال اس قوم کا مقدر بن جاتا ہے
پھر وہ اخلاقی، مذہبی، معاشرتی اور سماجی اقدار کھو
دیتی ہے اس دنیا میں عزت کی زندگی گزارنے کا
ایک ہی راز ہے کہ آپ کی قوم کا وقار بلند ہو اور
وقار تب ہی بلند ہوتا جب نوجوان نسل کی تربیت
سنہری اصولوں پر ہو گی"

اگر ہم چند لمحات کے لئے تمام مصروفیات ترک کر کے اس بات پر غور کریں کہ ہم کس نظریے کے فروغ کے لئے کام کر رہے ہیں اور ہمارے اہداف کیا ہیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ

ہم ہی وہ قوم ہیں جو پوری دنیا میں سب سے زیادہ معزز تھیں
لیکن ہائے .... افسوس کہ آج کی دنیا کی معزز ترین

قوم کو دنیا بھر میں حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اس مقام کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے ہمیں اخلاص کے ساتھ کام کرنا ہو گا تب ہی ہمیں اسلام کی منزل تک رسائی ممکن ہو گی۔

اس لئے ظلم و استحصال سے پاک معاشرے کا قیام، نظام مصطفیٰ کا نفاذ اور مقام مصطفیٰ ﷺ کا تحفظ ہر سچے مسلمان کی دلی تمنا ہی ہے انہی مقاصد کے لئے 14 اگست 1947ء کو دنیا کے نقشے پر "پاکستان" کے نام سے ایک نظریاتی مملکت نے جنم لیا یہ وطن عزیز مسلمانانِ برصغیر علماء و مشائخ اہل سنت کی بے مثال جدوجہد کا ایک نتیجہ تھا۔ جس میں مختلف طبقوں کی طرح علماء و مشائخ سمیت نوجوان طلبہ نے بھی گراں قدر حصہ لیا بدقسمتی سے تحریک آزادی کے بعد نوجوان علماء و اکابرین نے اپنی جدوجہد کو قیام پاکستان پر ختم کر دیا اور نہ مشائخ کی تشنہ سلسلے کی پرواہ کے پیش نظر تکمیل پاکستان کے تقاضوں سے بے تعلق ہو گئے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستان کے تمام شعبہ جات میں مفاد پرست، موقع شناس اور اسلامی اقدار و نظریہ پاکستان کے مخالف عناصر قابض ہوتے گئے۔

قیام پاکستان کے بعد وطن عزیز کے حالات یہاں تک پہنچے کہ دیگر شعبوں کی طرح تعلیمی اداروں میں بھی نسل نو کو اقامت دین اور جدید علمی تقاضوں کی آڑ میں صحابہ رضی اللہ عنہم و اہل بیت، آئمہ، اولیاء کرام اور صوفیاء عظام سے برگشتہ کیا جاتا رہا فرقہ پرستی جماعت بندی کے روپ میں قوم کو تقسیم کر رہی تھی بدعقیدگی نے صالحیت کا لبادہ اوڑھ لیا تھا علماء حق کے نام پر شخصی جماعتی تعصب اور فرقہ واریت کا زہر طلبہ میں سرایت کیا جا رہا تھا توحید اور تحقیق کے نام پر دانستہ توہین رسالت اور بزرگان دین کی شان میں گستاخی کا ارتکاب ہو رہا تھا سیرت کے عنوان پر تحریروں اور تقریروں میں حضور نبی کریم ﷺ کو صرف "نیک عام انسان" کی حیثیت سے پیش کیا جاتا اور حضور کی شخصیت کے باطنی اور روحانی اور معجزاتی پہلوؤں کو توحید و سنت اور جدید علمی تقاضوں کے منافی قرار دے کر نظر انداز کیا جا

ہوتا تھا جب کہ حقیقت کا یہ روحانی گوشہ تو حضور نبی کریم سے محبت کے تقاضوں کو پورا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ سادات اور شریعت اور صاحب شریعت سے چشم پوشی کرتے ہوئے انہیں محض ایک پیغام رساں کی حیثیت سے پیش کیا یہ جماعتی کتب اولیاء، صوفیاء و علماء کی خدمات سے تہی تھیں اور تحریک پاکستان میں علمائے کرام کے روشن کارناموں سے خالی تھی۔

اسلام کے نام پر بنے ہوئے نام نہاد اسلام پسند تنظیموں کے نزدیک جذبہ عشق رسول کا اظہار اور اولیائے کرام کی تعلیمات فرقہ واریت اور شرک و بدعت تھیں جبکہ اصلاح و تجدید کے عنوان پر مخصوص متنازعہ اور شخصی افکار کی ترویج، جہاد کے نام پر فرقہ واریت اور قتل و غارت گری کی خصوصی ٹریننگ اور معصوم جانوں کو جہاد کا جھانسہ دے کر اپنے مذموم مقاصد میں استعمال کرنا ان کی جدوجہد کا حصہ تھا یہ ہی گروہ تو قیام پاکستان کا مخالف تھا۔

اس اضطراب زدہ ماحول میں ایک ایسی تنظیم کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی جو اسلام کی حقیقی تعبیر پیش کرے۔ صاحب اسلام کو محض ایک نیک مصلح انسان کی حیثیت سے پیش کرنے کی بجائے ان کی ذات کو وراء الوراء سمجھے اور ان سے والہانہ قلبی وابستگی کو نجات کا ذریعہ ماننے کی فکر پر عمل پیرا ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہ، اہل بیت اور اولیاء، صوفیاء رضی اللہ عنہم کی خدمات کی معترف ہو اور ان کی تعلیمات کو دین کی روح سمجھتی ہو۔ سیاسی، جماعتی اور شخصی عقیدت کو اسلام کے اجتماعی مفاد اور محبت رسول کے تقاضوں پر فوقیت نہ دے۔ وطن عزیز پاکستان سے محبت کے جذبوں کی حامل ہو۔ استحصالی نظام سے نجات کے لئے نظام مصطفیٰ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کیلئے معروف عمل رہے۔ یہ حقیقت ہے کہ حق و حقیقت کی تاریخی جدوجہد اللہ نے صرف اور صرف اہل سنت کے ہی حصہ میں رکھی ہے ہر دور میں یہ صدق و امانت کے نقیب رہے۔ ہر فرعون ان کے سامنے لرزہ بر اندام رہا۔ مسلک حق اہلسنت و جماعت کو کئی امتیازات اور اعزازات حاصل ہیں تاریخ گواہ ہے اور زمانہ آگاہ ہے کہ حقیقی اسلام اور حقیقت اسلام کو خوشبو اہلسنت کے اکابرین ہی پھیلاتے رہے۔ پاک وطن ہمارے ہی اسلاف کی دعاؤں اور وفاؤں کا عملی مظہر ہے وطن عزیز میں ملک گروہ کلاشنکوفیں اٹھاتے اور دین کے نام پر ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے رہے۔ مگر ہم ہر دور میں اخوت کے پھول بانٹتے اور اتحاد و یکجہتی کا درس دیتے رہے اس میں کوئی شک نہیں کہ جب اسلام کا مرکزی سیاسی نظام کمزور ہوا تو اس کے اخلاقی معاشرتی نظام کو مسلمان معاشرے میں جاری اور زندہ رکھنے کا اہم کام صوفیاء کی خانقاہوں اور تربیت گاہوں نے سرانجام دیا حضرت حسن بصری سے لے کر حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری، حضرت بہاؤ الدین نقشبندی سے لے کر حضرت شہاب الدین سہروردی اور سیدنا حضور غوث اعظم سے لے کر سید حضرت جماعت علی شاہ شہنشاہ ولایت اور سید علی حسین شاہ المعروف حضور نقش لاثانی سرکار تک صوفیاء و صلحاء کی ایک روشن کہکشاں ہے جس کا ہر ستارہ بجائے خود درخشاں ستارہ ہے آج اسلامی اقدار و اعمال اور اسلامی اقدار و اخلاق کی جو بھی بہار نظر آتی ہے اسے شگفتہ و شاداب رکھنے میں ان اللہ والوں کا مرکزی کردار ہے ان عظیم ہستیوں کے مقدس مشن کے فروغ نظریہ پاکستان کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے۔۔

مایوسیوں اور نا امیدیوں کے اس زوال پذیر دور اور تجدد دور میں حضور نقش لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی، فکری اور روحانی مشن کے نقیب حضور مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی صاحب نے اس پر فتن اور پر آشوب دور میں غلبہ دین حق کی بحالی اور احیائے دین کی عظیم تحریک شیران اسلام کی بنیاد مورخہ 15 جولائی 2001ء بروز اتوار بوقت صبح دس بجے بمقام جامع مسجد خاتون جنت نقش لاثانی نگر تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال رکھ کر جاگو شیران اسلام، اٹھو شیران اسلام کا علم بلند کیا تاسیسی اجلاس کے موقع پر چند ایسی شخصیات شریک تھیں جو نہ صرف اسلام اور پاکستان سے بے پناہ محبت رکھتی تھیں بلکہ خوف خدا اور عشق رسول سے اتنا سرشار تھیں کہ آج الحمد و اللہ یہ تنظیم ایک بہت بڑی تحریک کی صورت میں ملک بھر بشمول آزاد کشمیر میں رات دن معروف عمل ہے دیگر تنظیمی علمی فکری اور نظریاتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ماہنامہ 'مجلۃ الحقیقہ' کی مسلسل اشاعت اور نقش لاثانی اسلامک یونیورسٹی کی تعمیر کا کام جدید طرز پر شروع ہے اس تاسیسی اجلاس میں نمایاں شخصیات شجاعت علی مجاہد، انجینئر صدیق ضیاء، ڈاکٹر محمد یسین سمیت تقریباً ایک سو سے زائد شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات شامل تھیں۔

☆—☆—☆

شیران اسلام سے

از حضور [illegible] محمد حسین [illegible]

ذکر خدا پھیلاؤ شیرو — گیت نبی کے گاؤ شیرو
تو مولا سے لگاؤ شیرو — اپنا دین منواؤ شیرو
حق کی شمع جلاؤ شیرو — بخت اپنا چمکاؤ شیرو
شرک کی آگ بجھاؤ شیرو — کفر کا نام مٹاؤ شیرو
پرچم حق لہراؤ شیرو — باطل پہ چھا جاؤ شیرو
موت سے مت گھبراؤ شیرو — اٹھو جان لڑاؤ شیرو
منکر کو مار بھگاؤ شیرو — دین کی بات بتاؤ شیرو
قوم کو ہوش میں لاؤ شیرو — خون اس کا گرماؤ شیرو
جاگو اور جگاؤ شیرو
اٹھو اور اٹھاؤ شیرو

تم بندے ہو ایک خدا کے — پروانے ہو شمع جلی کے
سچے ہو صبر و رضا کے — آئینے آمین وفا کے
حامی اہل صدق و صفا کے — ماحی ہو ہر جور و جفا کے
نعرہ تکبیر لگا کے — نام نبی کی دھوم مچا کے
گرجو اب میدان میں آ کے — رکھ دو کفر کا قصر ہلا کے
موڑ دو رخ طوفان بلا کے — توڑ دو خیبر مکر و ریا کے
دم لو اک اک تخم مٹا کے — ہر پتھر رستے سے ہٹا کے
قوم کی ہر گتھی سلجھا کے — طیبہ میں پھر جاؤ شیرو
جاگو اور جگاؤ شیرو
اٹھو اور اٹھاؤ شیرو

مقصود رحمان تمہیں ہو — آقا کا احسان تمہیں ہو
پیغام قرآن تمہیں ہو — تفسیر ایمان تمہیں ہو
علم تمہیں عرفان تمہیں ہو — صدق تمہیں ایقان تمہیں ہو
رحمت کا سامان تمہیں ہو — شفقت کا ایوان تمہیں ہو
امیدوں کی جان تمہیں ہو — ارمانوں کی کان تمہیں ہو
ضامن امن و امان تمہیں ہو — دین کی عزت و آن تمہیں ہو
رنگ رخ امکان تمہیں ہو — ہستی کی برہان تمہیں ہو
مرشد کا فیضان تمہیں ہو — شیخ کا حکم سناؤ شیرو
جاگو اور جگاؤ شیرو
اٹھو اور اٹھاؤ شیرو

Monthly Mujallah

AL-HAQIQA

December 2006
Reg. No. C.P.L 160

پاکستان بنانے والے علماء و مشائخ اہلسنت اور حضور مفکر اسلام کی
فکر اور مشن کی امین شیران اسلام پاکستان کی طرف سے

23 نومبر 2006 تا 23 مارچ 2007

فداک یا رسول اللہ

اولیاء کا نام لو

قومی یکجہتی تحریک

سبز پرچم تھام لو

مذہبی، لسانی، سیاسی، علاقائی
دہشت گردی
کے خاتمے کے لیے
خطبات جمعۃ المبارک
یکم تا 29 دسمبر 2006

اور صوبائی ہم آہنگی کے لیے
بین الصوبائی علماء و مشائخ سیمینار

نظام مصطفےٰ ﷺ کے نفاذ
قومی یکجہتی کے فروغ اور
نظریہ پاکستان کے تحفظ
کے لیے
قومی پرچم کشائی کی تقریبات
6 تا 8 فروری 2007

اسلام کی سربلندی
وطن عزیز سے والہانہ محبت و عقیدت
کے اظہار کے لیے
قومی یکجہتی روڈ کارواں
اسلام آباد تا صادق آباد
17 تا 22 مارچ 2007

شیران اسلام پاکستان